

منتخب

الکتاب التواریخ

شامل

قطعات ماده تاریخ فارسی

سوره

سید شریف احمد شرافت نوشاهی

تجاده نشین دربار حضرت سید حاجی محمد نوشته گنج بخش قدس سره

(۹۵۹ — ۱۰۶۴ هـ ق)

به تدوین و کوشش

سید رضاء الله شاه عارف نوشاهی

از انتشارات مکتبه نوشا هیریه . صاحبان شریف ، ضلع گجرات

۱۳۹۶ هجری قمری ۱۹۷۶ میلادی

مختصات کتاب

نام کتاب	: منتخب اعجاز التورینج .
سرایندہ	: سید شریف احمد شرافت نوشاہی .
بہ تدوین و کوشش	: سید رضاء اللہ شاہ عارف نوشاہی .
کاتب	: مولانا عبدالعزیز ، راولپنڈی .
چاپ	: ایس بی پرنٹرز، راولپنڈی .
کاغذ	: ۵۶ گرمی آفٹ . ساخت پاکستان .
تعداد	: ۵۰۰ :
تقطیع	: ۲۲ x ۱۵ سائیمٹر .
ناشر	: مکتبہ نوشاہیہ ، ساہنپال شریف ، تحصیل پھالیہ ، ضلع گجرات
تاریخ چاپ	: ۱۳۹۶ ہجری . ۱۹۷۶ عیسوی
قیمت	: ۷ روپیہ
پتے	: ۱- مکتبہ نوشاہیہ ، ساہنپال شریف ، تحصیل پھالیہ ، ضلع گجرات .
	: ۲- ادارہ معارف اعظمیہ نوشاہیہ ، چیماری سٹریٹ ، بازار نوشہ پیر ، مرید کے ، ضلع شیخوپورہ .

حق چاپ و نشر محفوظ است

فہرست مطالب

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۳۲	سید نور الہی نوشاہی	۹	مقدمہ از سراینده
"	حکیم فقیر محمد چشتی امرتسری	۱۱	مادہ تاریخ گوی نوشاہیان
۳۳	سید غلام احمد کاتب نوشاہی	۱۵	تقدیم از مرتبہ
"	سید بشیر احمد بشارت نوشاہی		<u>بخش اول</u>
۳۵	پیر غلام دستگیر نامی		<u>قطعات مادہ های تاریخ وفات</u>
۳۶	مولانا سزرا احمد لائپوری	۳۵	حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قادری
۳۷	سائیس دسوندھی شاہ لدھیانوی	"	حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش
"	اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی	۳۶	حضرت شیخ عبدالرحمن پاک نوشاہی
۳۹	پیر ظفر حسین شاہ قریشی	"	حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشاہی
۵۰	سیدہ حسین بی بی نوشاہی (مادر برائیدہ)	۳۷	سید فتح الدین نوشاہی
"	مولوی شمس الدین تاجر کتب نادرہ	۳۸	سید حافظ نور اللہ نوشاہی
۵۱	میاں خدا بخش نوشاہی	"	شاہ ولی محمد چشتی سیکری
"	مولانا عبد الغفور رھزاروی	۳۹	مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی
۵۲	مفتی محمد مظفر احمد نقشبندی	۴۰	مولانا محمد عالم آسی امرتسری
"	مولانا محمد عمر اچھروی	۴۱	حضرت محمد علی جناح قائد اعظم

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۶۸	سید مستنصر سعید بن سید سعید الطغر نوشا، بخش سوم	۵۳	حافظ محمد احمد نقشبندی
	قطعات مادہ های تاریخ تالیف و	۵۴	پیر عبد الرحیم قادری
	چاپ کتب	"	منقش احمد یار خان نعیمی
۷۱	"کنز الفوائد" تالیف سید بشارت نوشا،	۵۵	مختر مہ غلام فاطمہ زوجہ حکیم فقیر محمد چشتی
۷۲	"تاریخ گجرات" تالیف پروفیسر احمد حسین قریشی	"	پیر فضل حسین فضل گجراتی
	"مکتوبات مجدد الف ثانی" ترجمہ از مولانا	۵۶	میر فضل عثمان نقشبندی
	محمد سعید احمد	"	بی بی وحیدہ سلطانہ زوجہ پیر طغر حسین قریشی
۷۳	"تذکرہ علمای اہلسنت" تالیف مولانا	۵۷	پیر غلام محی الدین کولڑوی
	محمود احمد قادری	۵۸	میاں علی محمد خان بستی شریف
۷۴	"مولانا غلام محمد ترنم" تالیف حکیم	۵۹	زبیر حسن ابن محمد ایوب قادری
	محمد موسی امرتسری		بخش دوم
	"احوال و آثار عبداللہ خویشی قصوی"		قطعات مادہ های تاریخ ولادت
	تالیف پروفیسر محمد اقبال مجیدی	۶۳	سید ریاض الحسن بن سید شرافت نوشاہی
۷۵	"اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام" تالیف مولانا	"	سید سعید الطغر بن سید شرافت نوشاہی
	اختر شاہ جہان پوری	۶۴	محمد عنایت اعجاز محبوب
۷۶	"کشف المحجوب" ترجمہ از مولانا	۶۵	سید قدوس اختر بن سید بشارت نوشاہی
	ابوالحسنات محمد احمد	۶۶	سید عارف نوشاہی بن سید بشارت نوشاہی
	"سیر العارفین" تالیف جمال بلوی	۶۷	سید افضل البطین شاہ بن سید بشارت نوشاہی
		۶۸	سید استوار حسن شاہ بن سید ریاض الحسن نوشاہی

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۸۱	تعمیر مسجد نوشاہیہ، ساہنپال شریف		ترجمہ از پرسو محمد ایوب قادری
۸۲	تعمیر مسجد دہ جو کالیان، ضلع گجرات	۷۷	"رسالہ قدسیہ" تالیف خواجہ محمد پارسا
"	انتشار مجلہ "ضیاء حرم" لاہور		تصحیح پرسو محمد اقبال ملک
۸۳	تاسیس "دار المؤمنین" لاہور	۷۸	"فارسی پاکستانی و مطالب پاکستانی"
۸۴	بجای آوردن حکیم محمد موسیٰ ادرتسری		ج ۲، تالیف محمد حسین تسبیحی
	حج بیت اللہ	"	"دیدار از کتابخانہ های پاکستان"
"	۶۰ سی محمد نذیر رانجھا، ساکن		تالیف محمد حسین تسبیحی
	آبادی جلال، ضلع سرگودھا		<u>بخش چہارم</u>
	Introduction (تعارف)		مختلف
	از ڈاکٹر چرڈ. ایم. ایٹن امریکہ		قطعات ماوہ های تاریخ بہ مناسبتہای
		۸۱	مرمت مزار حضرت شیخ عبدالرحمن پاک نوشاہی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِهَيْبَتِ نَاشِئِ بِي نِيَا زَا سْت
بِه الطَّافِ وَ كَرَمِ ذَرَّةِ نَوَا زَا سْت
دُرُودِ نَعْتِهَا بِرِزَاةِ عَالِي
جَنَابِ صَاحِبِ عَيْنِ الْكَمَالِ
سَلَامٌ وَ صَدِّ دَعَا بِرِ آلِ وَ اصْحَابِ
كَرْهَتِنْدِ آفَقَابِ دِينِ وَ مَا بَتَابِ

مقدمہ

(الحمد للہ رب العالمین والصلاة والسلام علی رسولہ محمد
والہو اصحابہ اجمعین۔

میرے اباؤ اجداد میں سے اکثر حضرات فن تاریخ کوئی میں مہارت نامہ رکھتے تھے۔
ان میں سے میرے والد بزرگوار اعلیٰ حضرت سید علام مصطفیٰ نوشاہی کی کتاب "عیون التواریخ"
اس امر کی شاہ عادل ہے۔ میں نے بھی ان کے تتبع میں بعض تاریخ ہائے ولادت، وفات
رجال، تصنیف و طباعت کتب و تعمیر مساجد وغیرہ منظر کیں اور انہیں سنیں وار
جمع کر کے کتابی شکل دی اور اس کا نام "اعجاز التواریخ" رکھا۔ یہ کتاب دو حصوں میں
تقسیم ہے۔

پہلا حصہ ۱۰۱۲ھ سے ۱۳۸۶ھ تک کے بعض واقعات کے قطعات تاریخ پر مشتمل
ہے اسے میں نے خود مرتب کیا۔

دوسرا حصہ ۱۳۸۴ھ سے ۱۳۹۶ھ تک کے چند وقائع کی مناسبت سے کہے گئے
قطعات تاریخ پر مبنی ہے جو پراکندہ پڑے تھے۔

اب اس قلمی کتاب کی از سر نو ترتیب و تدوین، انتخاب اور طباعت کا کام میرے
 برادر زادہ سید رضا، اللہ شاہ عارف نوشاہی مد عمرہ نے بہترین طریقہ سے کیا ہے۔ عزیز عارف
 نوشاہی سلمہ اللہ ابھرتا ہوا ادیب، شاعر اور مقالہ نگار ہے اور ملک کے مختلف اخبارات
 و مجلات میں اس کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر، علم، فہم اور
 ذکا میں برکت عطا کرے۔ آمین۔

سید شریف احمد شرافت نوشاہی

مقیم آستانہ عالیہ نوشاہیہ سائبیال شریف

ضلع گجرات، پاکستان

از: آقای محمد حسین تبسبحی
کتابدار کتابخانه گنج بخش
مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان راولپنڈی

ماوہ تاریخ گوی نوشا پھیان

در یکی از روز های خرداد ماه ۱۳۵۳ هجری نورشیدی به خدمت آقای سید شریف احمد شرافت قادری نوشا پھی رسیدم. او را دانشمندی آگاه و مورخی دانا و شاعری آزاده و پیری نژاده یافتیم. از همان روز باب مصادقت با ایشان گشودم و رشته مکاتبت با ایشان استوار داشتم. همیشه مکاتبت من با ایشان بزبان فارسی بوده است و ازین جهت دبستگی پیدا کردم که این مرد فارسی دان و فارسی گو را بهتر بشناسم و از محضر شان استفادہ بیشتر ببرم.

به زادگاه وی در ساہنپال شریف نزدیک گجرات رفتم و به روستای رھاڑ نزدیک علی پور چٹھہ نشافتم، به گجرات رسیدم، به لاہور روی آوردم. ہمہ این رنج سفرها را برای دیدار از جناب آقای سید شریف احمد شرافت نوشا پھی به دل و جان پذیرفتم. یکی دو بار ایشان را در راولپنڈی و در کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان دیدار کردم و یکبار در خانہ ام مرا سرفراز نمودند. مجموع این دیدارها مرا بر آن داشت که جناب سید شرافت نوشا پھی را

بہتر بشناسم و بہ مقام علمی و روحانی و درجہ ادبی و تاریخی وی بیشتر پی ببرم و خوشہ سہای ادبی و عرفانی و تاریخی ارزندہ تراز خرمن فضل و دانش ایشان بچینم۔

آقای سید شریف احمد شرافت نوشاہی بہ زبان ہای پنجابی، اردو، عربی

و فارسی کاملاً مسلط ہستند و تالیفات ایشان بہ ہمین زبان ہاست و

حدود ۲۲۰ تالیف و تصنیف (منثور و منظوم) می رسد، یکی از تصنیفات ارزندہ

ایشان کہ شریف التواریخ نام دارد در سہ مجلد و در حدود ۸۰۰۰ صفحہ است، در

کلیہ موضوعات علوم اسلامی مطلب نوشتہ اند، ایشان حافظ خداداد دارند و

می توانند، شجرہ نسب یک خاندان از حضرت آدم تا زمان آخرین فرد آن خاندان را

از حفظ بگویند، اطلاعات تاریخی و جغرافیائی ایشان دقیق و عمیق است، در مادہ

تاریخ گوی ارتادی است یگانہ و شاعری است فرزاد، قطعات مادہ تاریخ خود

را کہ در مدت عمر پُر ثمر و فایده بخش خویشتن سرودہ اند، بہ خط و قلم خودشان

بہ صورت کتابی در آورده و آنرا اعجاز التواریخ نام نہادہ اند، درین کتاب ارزندہ،

قطعات مادہ تاریخی آمدہ است کہ ایشان بہ مناسبت ہایی از ۱۰۱۲ تا ۱۳۹۶

ہجری قمری سرودہ اند و گرد آوری کردہ اند، واقعاً کاری شایستہ انجام دادہ اند،

من چون از ہمہ جہت می دانم کہ آقای سید شریف احمد شرافت نوشاہی،

سخن گو، و تاریخ نویس خاندان نوشاہی است ایشان را "مادہ تاریخ گوی

نوشاہیان" یا "ببیند" نوشاہیان" می نامم، این سخن را می گویم و از عمدہ برون می آیم،

این قطعات مادہ تاریخ را من از آغاز تا انجام خواندہ ام و ارزش تاریخی

آنها را برای تاریخ علما و رجال و سلاسل عرفانی مشایخ پاکستان خصوصاً و برای زبان فارسی عموماً دریافته ام. این ماده تاریخ، سنوات و ولادت، وفات، تبریک و تعمیر را در بردارد و هر کس که بخواهد در تاریخ علمی و دینی و سلاسل عرفانی و مشایخ اسلام کار کند، ناچار است ازین کتاب استفاده برد.

اخیراً دوست فاضل عزیزم، جوان کوشا و دانشجوی بینا و نویسنده آگاه آقای سید رضاء اللہ شاہ عارف نوشاہی که پسر مرحوم سید بشیر احمد بشارت نوشاہی، برادر جناب آقای سید شریف احمد شرافت نوشاہی است، تصحیح گرفته است، "اعجاز التواریخ" را چاپ کند. و جمعاً تاکنون ۱۵۸ قطع ماده تاریخ سروده شده که در این کتاب ۶۹ ماده تاریخ برگزیده شده است.

آرزو مندم در این کار سودمند و ارجمند موفق و کامروا گردد و این کتاب تاریخی را چاپ و نشر کند و در دسترس دوستان تاریخ و فرهنگ و هنر و علاقه مندان علم و ادب و عرفان قرار دهد. آقای سید عارف نوشاہی از کارکنان کتابخانه گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان (راولپندی) است و تاکنون مقالات گوناگون درباره زبان فارسی و ادب و عرفان و دین و فرهنگ و هنر و روابط دوستی ایران و پاکستان نگاشته است. چاپ و نشر "اعجاز التواریخ" هم یکی از خدمات ادبی و دینی و فرهنگی است که او انجام داده است. امیدوارم مورد قبول ارباب عرفان و ادب و فرهنگ و هنر ایران و پاکستان قرار گیرد.



تقریم

اہم اور تاریخی واقعات کے سال وقوع کو معمولی زحمت کے ساتھ ہم تک پہنچانے اور ذہن نشین کرانے کے لئے ہمارے اسلاف نے عدد کو ادب کے ساتھ ملا دیا اور اس طرح خشک اور بے روح اعداد جب شعر و سخن میں استعمال ہونے لگے تو انتہائی دلچسپ اور جاندار ہو گئے۔ وہ لوگ واقعہ کے سال بلکہ مہینے اور دن کو حروفِ ابجد کی روشنی میں ایک ایسے شعر، مصرعہ یا نثری جملہ میں بیان کرتے جن کے مجموعی اعداد تاریخ وقوع بتاتے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ حروفِ ابجد کے اعداد سے مدد نہ لی جاتی بلکہ ایسے الفاظ کا استعمال کیا جاتا جو واقعہ کی طرف براہِ راست اشارہ کرتے۔ اس نوع کے موزوں مجموعہ الفاظ کو ”مادہ تاریخ“ سے موسوم کیا گیا ہے۔

حروفِ ابجد کے متعلق تاریخی اسناد کا ذکر زیادہ قدیم نہیں ہے اور اس کی مثالیں چھٹی صدی ہجری سے پہلے نہیں ملتیں۔ تیسری، چوتھی اور پانچویں صدی ہجری کے شعراء نے واقعات کو بالکل سیدھے سادے انداز میں بیان کیا ہے۔ مثلاً فردوسی (م ۱۱ ص ۵) شاهنامہ کے آخر میں لکھتا ہے:

زہجرت شدہ پنج ہشتاد بار

کہ گفتم من این نامہ شاہوار

حروف ابجد کے اعداد کے مطابق شاید قدیم ترین مادہ تاریخ خاقانی (م ۵۹۵ء) نے لکھا ہے۔ وہ قطب الدین صاحب موصل کے وزیر جمال الدین اصفہانی محمد بن علی بن ابی منصور کی مدح میں اپنے قصیدہ میں لکھتا ہے :

در سز ثانون الف بہ حضرت موصل

راندم "ثانون الف" سزای صفا حان

"ث ن ا" کے حروف کا عددی میزان ۵۵۱ بنتا ہے۔

چھٹی صدی ہجری کا دوسرا مشہور شاعر نظامی گنجوی ہے وہ اپنی مثنوی بیلی و مجنوں کا سال تکمیل یوں لکھتا ہے :

آراستہ شد بہ بہترین حال

در سلخ رجب بہ ث و ف دال

تاریخ عیان کہ داشت با خود

ہشتاد و چار بعد پانصد

حروف "ث و ف" کا عددی مجموعہ ۵۸۴ بنتا ہے۔ لیکن خمسہ نظامی کی دوسری مثنویوں

کا سال نظم بیان کرنے میں نظامی نے حروف ابجد کو نظر انداز کیا ہے اور واضح طور پر مثنوی کا سال

تصنیف بیان کر دیا ہے۔ چنانچہ مثنوی خسرو و شیریں کی تاریخ تکمیل یوں بیان کی ہے :

گذشتہ پانصد و ہفتاد و شش سال

نزد بر خط خوباں کس چنین فال

ساتویں صدی ہجری ایرانی مغلوں کا زمانہ ہے۔ اس وقت بھی ابجد کی طرف کوئی خاص توجہ

نہیں دی گئی اور تاریخ ہائے واقعات کو حروفِ ابجد سے استفادہ کئے بغیر صریح اور واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ خواجہ نصیر الدین طوسی (م ۵۹۲ھ) نے ہلاکو کے ہاتھوں اسمعیلیوں کی طاقت کے نابود ہونے کی تاریخ یوں کہی ہے :

سال عرب چوششصد و پنجاہ و چارشد

یکشنبہ روزِ اول ذیقعدہ بامداد

خور شاہ پادشاہ اسماعیلیان ز تخت

برخاست پیش تخت ہلاکو بایستاد

اس صدی کا ابھی تک کوئی ایسا جملہ نہیں ملا جو بطورِ مادّہ تاریخ بامعنی ہو۔ البتہ

ابجد کے مفروضوں کا ذکر ضرور ملتا ہے چنانچہ اُس دور کا مشہور معتمد ساز شاعر مجد الدین ہمگر

(م ۵۸۶ھ) جب بھی کوئی تاریخ بیان کرنے کی ضرورت محسوس کرتا تو اعدادِ ابجد کا التزام نہ برتنا۔

اس نے ۵۶۳ھ میں بہاء الدین محمد جوینی کے کتب خانہ کے لئے جو "قابو سنار" کتابت کیا ہے اس کے آخر میں تاریخ کتابت یوں لکھا ہے :

بہ روز بیست و ہفتم ز ماہ ذی قعدہ

بہ سال ششصد و ہفتاد و سہ بخط جی

قدیم زمانے میں عربی اور فارسی زبانوں میں عدد کو دو مختلف صورتوں میں لکھا جاتا۔

ایک ہندی طرز پر یعنی ۱- ۲- ۳- ۴- ۵ الخ۔ اس کا رواج شانہ دوسری صدی ہجری سے

پہلے نہیں تھا۔ عدد نویسی کا دوسرا طریقہ عربی یا ابجدی طریقہ کہلاتا ہے جس کی تاریخ ہندی طرز سے قدیمتر

ہے اور ادبیات میں بھی اس کا دامن زیادہ وسیع ہے۔ پہلے زمانے میں الف بانی ترتیب حروف

کی موجودہ ترتیب کی بجائے حروف کی تاریخی اہمیت کی بنیاد پر تھی۔ یعنی اس سے پہلے کہ اب ت ت ج ج ح خ ذ مقررہ ترتیب کے حروف کی آوازوں کا اظہار کرتے، ترتیب ا، ب، ج، د، ہ، و، ز، ح، ط، ی... الخ عربی زبان کے حروف کی صداؤں کی اصل بنیاد کو تشکیل دیتی تھی۔ اور ہر حرف دو الگ اہمیتوں کا حامل ہوتا۔ ایک صوتی اہمیت جو کہ حروف لغت سے حرفی مخرج پر دلالت کرتی اور دوسری عددی اہمیت جو "ا" "تا" "ط" "درجہ آحاد"، "ی" "تاس" "درجہ عشرات"، "ق" "تا" "ط" "درجہ مئات" اور "غ" "درجہ الوف" کو ظاہر کرتی۔

ان عددی حروف کا استعمال کچھ عرصہ پہلے تک علم نجوم میں ہوتا رہا ہے۔ مثال کے طور پر اُس دور کی جہزیوں میں مہینے کی تیسری، بارہویں، پچیسویں اور سال کی دو سو گیارہویں تاریخ علی الترتیب بصورت "ج"، "یب"، "ک" اور "ریا" لکھی جلتی ہے۔ اگر ان تقویم سازوں نے، "محرم ۲۳۵" لکھنا چاہا تو "یز محرم از سنہ رمہ" لکھ دیا۔ یہاں "رمہ" صرف اپنا عددی مفہوم بتاتا ہے اور اس کا فارسی لفظ "رمہ" بمعنی "ریوڑ" کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس طرح عدد نویسی میں ۱۱۶، ۲۵۴، ۳۱۶ اور ۳۸۶ کے لئے جہاں لفظ "قلب" "زند" "شیب" اور "تفو" کا استعمال ہوا ہے وہاں ان کا اپنے لغوی مفہوم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

فارسی نظم میں مسعود سعد، انوری، خاقانی، ظہیر فارابی اور فرید نسوی نے جو

شاعرانہ نے کے ساتھ ہنرمند اور ریاضی دان بھی تھے۔ سہ حرفی مہمل مرکبات آحاد و عشرات و مئات سے استفادہ کیا اور تاریخ کوئی میں ایسے الفاظ کا استعمال کیا ہے جو معنوی اعتبار سے بھی

خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ خاقانی کی مثال اوپر بیان کی جا چکی ہے یعنی وہ ۵۵۱ء میں جمال الدین اصفہانی سے اپنی ملاقات کی تاریخ کا ذکر کرنے کے لئے حروف "ث ن ا" کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ جہاں لفظ "ثنا" کے مجموعی عدد سال ملاقات کو ظاہر کرتے ہیں وہاں یہ ایک شاہی وزیر کی مدح کے لئے موزوں لفظ بھی ہے۔ اسی طرح جب کسی نے اپنی یادداشت کے لئے شیخ سعدی شیرازی کی تاریخ وفات لکھنا چاہی تو ۶۵۱ء کی بجائے "خ ص ا" سال یا خاص رقم کیا جس میں بیک وقت نقلی، معنوی اور عددی اہمیت پائی جاتی ہے۔

منتجات مونس الاحرار آٹھویں صدی ہجری کی تصنیف ہے اس کے باب تواریخ سے واضح ہوتا ہے کہ اس صدی میں مادہ تاریکونی ادبیات میں شامل ہو چکی تھی۔ مثلاً مادہ ہائے تاریخ "طاب ثراہ" رشید الدین فضل اللہ اور "شاہ مرو" سلطان سبج کی وفات کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ اس کے بعد مادہ تاریخ کوئی منظم طور پر آگے بڑھی۔ "حیف از شاہ شجاع" اور "خاک مصلیٰ" علی المرتب شاہ شجاع اور حافظ شیرازی کے مادہ حائے تاریخ وفات ہیں جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ آٹھویں صدی سے پہلے مادہ تاریخ کوئی نے اپنے ابتدائی مراحل طے کئے اور اس صدی میں تاریکونی شعراء سے تکامل کی طرف لے گئے۔ آٹھویں صدی کے بعد مادہ تاریخ کوئی نہ صرف تاریخی و ادبی بلکہ فنی اعتبار سے بھی عروج پر رہی ہے۔ جس کا صحیح اندازہ آٹھویں صدی سے لے کر آج تک کے تاریکونی حضرات کے آثار کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ یہاں اس تفصیل کی گنجائش نہیں۔

پیش نظر کتاب چودہویں صدی ہجری میں برصغیر پاک و ہند میں سبک مادہ تاریکونی کا نمونہ ہے جس کے شاعر اور مادہ تاریخ گو جناب سید شریف احمد شرافت نوشاہی سجادہ نشین

درگاہ نوشاہیہ ساہنپال شریف ضلع گجرات (پاکستان) ہیں۔

برصغیر میں سلسلہ نوشاہیہ اپنی اسلامی تبلیغی مہم کی بناء پر ایک خاص مقام اور اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے بانی شیخ الاسلام حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ تھے جو بعد اسلام شاہ بن شیر شاہ سوری یکم رمضان ۹۵۹ھ / ۲۱ اگست ۱۵۵۲ء کو موضع گھوگا نوالی تحصیل پچالیہ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے ۹۸۸ھ میں قادری سلسلہ کے عظیم بزرگ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قادری جلوالیؒ (م ۱۰۱۲ھ / ۱۶۰۴ء) سے بیعت کی انہوں نے آپ کو امیر سلسلہ بنایا اور اس طرح ایک نیا مکتب روحانیت یعنی سلسلہ نوشاہیہ قائم ہوا۔ جس کی تعلیمات کی اثر پذیری نہ صرف ہندوستان بلکہ کشمیر اور افغانستان تک ہوئی۔ حضرت نوشہ گنج بخشؒ نے ۱۰۶۴ھ / ۱۶۵۴ء میں بھد شاہجہان بادشاہ وفات پائی۔ آپ کا مزار اقدس آپ کے سکونتی گاؤں ساہنپال شریف تحصیل پچالیہ ضلع گجرات سے نصف میل بعرف شمال واقع ہے۔

پیش نظر کتاب کے شاعر، حضرت نوشہ گنج بخشؒ کی ٹی رہیں پشت میں ان کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء کو ساہنپال شریف میں پیدا ہوئے۔ تصنیف و تالیف کو اپنا اور حنا بچھونا بنایا ہوا ہے آپ کی جملہ تصانیف، تالیفات، ترجمات و مرتبات کی موجودہ تعداد دو سو میں سے زائد ہے!

سلسلہ نوشاہیہ اب تک اپنی دینی اور روحانی خدمات کی وجہ سے مشہور چلا آ رہا ہے حالانکہ اس کے مشائخ اور طالبین نے علم و ادب کے مختلف شعبوں میں بھی کافی خدمات انجام

ار تفصیل کے لئے احوال و آثار سید شرافت نوشاہی مرتبہ: پروفیسر محمد اقبال مجددی دارالمرکزین لاہور کا مطالعہ فرمائیے۔

دی ہیں۔ چنانچہ سلسلہ نو شاہیہ کی ساڑھے چار سو سالہ مدون تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اسکے
 دامن میں حضرت نوشہ گنج بخش (م ۱۰۶۳ھ) ایسا پنجاب میں اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر،
 مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی (م ۱۰۶۷ھ) اور سید حافظ جمال اللہ نو شاہی (م ۱۱۳۲ھ) ایسے
 عبقری عالمانِ دین، مرزا احمد بیگ لاہوری (م ۱۱۰۸ھ) اور سید حافظ محمد حیات نو شاہی
 (م ۱۱۷۳ھ) ایسے دقیقہ رس مؤرخین، علامہ محمد ماہ صداقت کنجاہی (م ۱۱۳۸ھ) اور غلام
 قادر شاہ اثر جالندھری (م ۱۳۵۶ھ) ایسے صاحب طراز ادباء اور محمد اکرم غنیمت کنجاہی
 (م ۱۱۲۵ھ) و مولوی احمد یار مرالوی (م ۱۲۸۵ھ) ایسے خوش بیان سخن ور بھی موجود
 ہیں!

سلسلہ نو شاہیہ کے شعراء کی ایک روایت یہ بھی رہی ہے کہ انہوں نے اپنے سے پہلے
 اور معاصر رجالِ دین و ادب کی وفات یا دیگر اہم موقعوں پر قطععات تاریخ لکھے، ذیل میں
 چند ایسے تاریخی شعراء کا اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ مولانا محمد اکرم غنیمت کنجاہی متوفی ۱۱۲۵ھ۔

اپنے پیرِ طاعت سید صالح محمد نو شاہی کی وفات پر ایک طویل قطعہ تاریخ لکھا جس

کا مقطع یہ ہے۔

تاریخ سالش از رہ صدق

گنفاہی "فاد آن کعبہ عشق"

۱۱۱۸ھ

۱۔ تفصیل کے لئے تذکرہ مصنفین نو شاہیہ مرتبہ شرافت نو شاہی سے جوع کریں۔

۲۔ شریف التواریخ (قلی)، سید شریف احمد شرافت نو شاہی، ج ۳، ح ۱، ص ۲۲۸۔

۲۔ حافظ عبدالرحیم سداکنوٹی۔ ۱۱۳۶ھ میں زندہ تھے۔

حضرت نوشہ گنج بخش کا قطعہ تاریخ وفات کہا۔ ۵

ز تاریخ وصال او دم در جست جو چوں شد

بگوش دل ندا آمد کہ خاتم یک بر خوانش^۱
۱۰۶۳ھ

۳۔ علامہ محمد ماہ صداقت کنجاہی۔ م ۱۱۳۸ھ۔

سید مہبت شاہ نوشاہی کی شہادت پر لکھا۔ ۵

سال تاریخ شہادت را بخوں کردم رستم

"لالہ فردوس شد آن زاده کوه دستار^۲
۱۱۲۶ھ

۴۔ مولانا خیر اللہ ذاللاہوری۔ ۱۱۵۶ھ میں زندہ تھے۔

اپنی مشنوی مرزا و صاحبہ کی تاریخ نظم آیت شریف "فاتو بسورۃ" سے نکالی^۳
۱۱۵۶ھ

۵۔ سید گل محمد نوشاہی۔ م ۱۱۴۰ھ

اپنے والد حضرت عصمت اللہ نوشاہی کا مادہ تاریخ وفات "خاتم الاولیا بودہ" برآمد
۱۱۳۷ھ

کی ہے

۶۔ سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی۔ م ۱۱۴۳ھ۔

اپنے والد حافظ جمال اللہ نوشاہی (م ۱۱۳۲ھ) کی وفات پر یہ قابل داد قطوع لکھا۔

۱۔ شریف التواریخ ج ۲، ص ۳۳۔ ۲۔ ایضاً: ج ۲، ص ۹۳۷۔

۳۔ ایضاً: ج ۲، ص ۱۸۹۔ ۴۔ طائف گل شاہی (گلبرگ)، سید گل محمد نوشاہی ص ۱۳۶

ازدفاشس بی سزو بی پاشند
علم و کرم و فیض و فضل و فقر و صبر!

یعنی دوسرے مصرعہ میں بیان اگر تمام الفاظ صفت کا پہلا اور آخری حرف گرا دیا جائے
تو باقی ماندہ حروف کے مجموعی اعداد ۱۱۴۲ کے برابر رہ جاتے ہیں۔

۷۔ شیخ پیر کمال لاہوری۔ ۱۱۸۶ھ میں زندہ تھے۔

اپنی مثنوی تحائف قدسیہ کے آخر میں اس کی تاریخ نظم یوں کہی ہے۔

بہ این تحفہ "سلام حق ابد" خواست
۱۱۸۶ھ
محمد باغ ماگل "مدح شد راست"
۱۱۸۶ھ

۸۔ میاں امام بخش لاہوری۔ ۱۱۹۰ھ میں زندہ تھے۔

اپنے پیر طاعت شاہ عبدالغفور جالندھری کی تاریخ وفات کہی ہے۔

سال تاریخ آن چوں کروم فکر
ہاتفہ گفت "آن بخت رفت"
۱۱۸۶ھ

۹۔ مولانا محمد اشرف فاروقی پٹنہری م ۱۲۲۵ھ۔

اپنی مثنوی کنز الرحمت کی تاریخ نظم یوں بیان کی ہے۔

۱۔ حیات ربانی (قلمی)، سبہ شرافت نوشاہی۔

۲۔ تحائف قدسیہ (قلمی)، ص ۵۹۱۔

۳۔ مرآة الغفوریہ (دکسی)، ورق ۱۹۰ ب۔

چون این نسخہ بہت طغرائی دین
از ان گشت "طغرائی تاریخ این"^۱
۱۷۶۰ھ

۱۰۔ محمد حسین کاجر گویہ۔ م ۱۲۲۵ھ

قاضی غلام قادر کی تاریخ وفات کہی ہے

قاضی غلام قادر مثلث نزااد مآدر
از سالہائی ہجری رفتہ بہ سال "لاغر"^۲
۱۲۳۱ھ

۱۱۔ حکیم قل احمد فاروقی۔ م ۱۲۵۱ھ

اپنے والد مولانا محمد اشرف فاروقی کی وفات پر یہ تاریخ کہی ہے

سال تاریخ خادمی پر سید
گفت با چشم تر "ارادہ حضور"^۳
۱۲۲۵ھ

۱۲۔ سید حافظ الہی بخش نوشاہی۔ م ۱۲۵۳ھ

حضرت نوشہ گنج بخش کا مزار اقدس جب تیسری بار منتقل ہوا تو اس کی تاریخ انتقال
مادہ "آباد انگی مکان ثالث باد" سے برآمد کی۔
۱۲۳۸ھ

۱۔ کنز الرحمت (مطبوعہ) ص ۱۶۸

۲۔ مجمع صنائع (قلمی) حاشیہ ورق ۵۰

۳۔ شریف التواریخ، ج ۳، ص ۲۳

۴۔ روفاۃ الزکیہ فی حقایق العلیہ (قلمی) حافظ الہی بخش نوشاہی، ص ۵۳

۱۳۔ شہباز خان مہدی ۱۲۷۵ھ میں زندہ تھے۔

اپنی مشنوی وقائع پنوں کی یہ تاریخ نظم کہی ہے۔

چون در غم یار نزار بدم خونخوار و دل انکار و حیراں
تاریخ گزار این نظم شدم "غم یار" بفہم اسرارِ نہاں^۱
۱۲۵۱ھ

۱۴۔ سید حافظ اقل احمد نوشاہی۔ م ۱۲۸۶ھ۔

اپنے والد حافظ الہی بخش نوشاہی کی تاریخ وفات یوں کہی ہے۔

پر سیدہ شد ز حالت تاریخ وصل او
در گوش جان گفت کہ وصل بیا کہ ات^۲
۱۲۵۳ھ

۱۵۔ مولوی غلام قادر شائق رسول نگری۔ م ۱۳۰۰ھ۔

سید حافظ روح اللہ نوشاہی کی یہ قابل داد تاریخ وفات کہی ہے۔

چو تفریقش ز جمع دوستاں شد
فراق از فوت او سرزد در امجد
بگفتا بلبلی سائش بتفریق
"کل زیبا" ز "باغ نوشتہ" افتاد^۳
۱۳۴۳ھ

یعنی "کل زیبا" کے اعداد ۷ کو "باغ نوشتہ" کے اعداد ۱۳۴۳ سے تفریق کرنے سے سنز و فائز

۱۔ مشنوی وقائع پنوں (مطبوعہ) ص ۷۸۔

۲۔ شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۱۹۔ ۳۔ ایضاً: ج ۲، ص ۶۸۸۔

۱۲۹۳ برآمد ہوتا ہے۔

۱۴۔ سید حافظ اکبر علی نوشاہی، م ۱۳۱۰ھ

ان کے چچا زاد بھائی حافظ محمد شاہ نوشاہی نے اپنے گھر کے صحن میں کیکر کا پودا لگایا تو اسکا نہایت بوزو

مادہ تاریخ "درخت از محمد" نکالا۔
۱۳۰۳ھ

۱۵۔ سید عزیز بخش نوشاہی رسولنگری، م ۱۳۱۱ھ

شیخ چمن شاہ رسولنگری متوفی ۱۳۱۰ھ کی تاریخ وفات کہی۔

۱۸۔ بیوبدی مہرودا تارڑ، ساہیوالی، م ۱۳۲۵ھ

سید غلام حسن نوشاہی ڈھلوالہ کی وفات پر جو قطعہ تاریخ کہا اس کا مقطع یہ ہے۔

"غلام حسن صاحب پاکباز"

۱۳۲۳ھ

بہ تاریخ وصلش نمودم رقم ۲

۱۹۔ مولانا نجم الدین فائز شادیلوالی، م ۱۳۳۲ھ

اپنی کتاب "مصباح الفرائض" کی تاریخ تصنیف ان اشعار میں بیان کی ہے۔

شکر کہ این نامہ بوقت سعید

روز مبارک بنہانت رسید

از پی سانش چون نمود خیال

"جمیش شریعت" بر جاہم دوید
۱۲۹۳ھ

۱۔ شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۰۰، ۲۔ ایضاً: ج ۲، ص ۱۰۹، ۳۔ ایضاً: ج ۲، ص ۵۵،

۴۔ ایضاً: ج ۲، ص ۱۳۵،

۲۰۔ عمر الدین فاروقی۔ م ۱۳۳۳ھ۔

مثنوی کنز الرحمت از محمد اشرف فاروقی کی تاریخ طباعت کہی ہے۔

مصرع رنگین بگو محمد زہر تاریخ طبع سالش

”بحسن مطبوع زیب آمد مناقبات نوشابیان“^۱

۱۳۲۹ھ

(سال طباعت کی مناسبت سے اس مادہ میں دو عدد کی کمی ہے)۔

۲۱۔ سید حافظ محمد شاہ نوشاہی۔ م ۱۳۳۴ھ

اپنے نبیرہ سید بشیر احمد ابن سید غلام مصطفیٰ نوشاہی کی ولادت پر یہ موزوں عربی تاریخ کہی۔

”بشیر احمد بن غلام مصطفیٰ“ ۱۹۶۷ بکرمی^۲

۲۲۔ مولانا غلام قادر شاہ اثر جانہ ہری۔ م ۱۳۵۶ھ۔

کتاب ”سلیم التواریخ“ تصنیف مولوی اکبر علی جانہ ہری کی مندرجہ ذیل تاریخ تصنیف کہی ہے۔

بایبای او بندہ احقر اثر

”عجیب التواریخ“ سالش نوشت^۳

۱۳۴۳ھ

۲۳۔ نور الدین فاروقی لاہوری۔ م ۱۳۵۶ھ۔

اپنے بھائی محمد دین فاروقی کی وفات پر یہ قطعہ تاریخ کہا۔

۱۔ کنز الرحمت (مطبوعہ) ص ۱۶۸۔

۲۔ شریف التواریخ، ج ۲، ص ۸۲۶۔ ۳۔ ایضاً، ج ۳، ص ۸۲۳۔ ۱۹۳۔

آہ مولانا محمد دین سعید

شد فانی اللہ جو اہلش در رید

گفت تاریخ و فاش حاتنی

"اثر رحمت" وقت حلت شد پدید!

۵۱۳۳۹

۲۳. صاحبزادہ حیات حسین حیاتیا نوالہ سلیمانی، م ۱۳۵۷ھ.

نیابت سلسلہ نو شاہیہ بحق حافظ محمد برخوردار بحر العشق پر اپنے رسالہ کا تاریخی نام "امر ذات" ^۱

رکھا.

۲۵. مولانا محمد یوسف مردانوی، م ۱۳۶۰ھ.

اپنی کتاب تجلی بغداد کی تاریخ طباعت یوں کہی.

کہا ہاتھ نے اے یوسف تو ہو تاریخ سے آگاہ

ارادت سے بصدق دل کہو "فیض فقیر اللہ" ^۲

۵۱۳۳۶

فقیر اللہ آپ کے دادا مرشد طریقت کا نام بھی ہے.

۲۶. مولوی محمد اعظم میروالی، م ۱۳۷۵ھ.

امام اعظم ابوحنیفہ حضرت نعمان بن ثابت کا قطعاً تاریخ و فوات کہا.

امام پاک حضرت بوحنیفہ ^۱ کہ ہر دم نام حق بودش و طیبہ

چون از دنیا برفت آن حق مجسم ^۲ "تہو الحق" سال حلت ان طیبہ ^۳

۱. شریف التواریخ، ج ۳، ص ۲۵۹، ج ۴، ص ۲۵۹، ج ۵، ص ۲۵۹، ج ۶، ص ۲۵۹، ج ۷، ص ۲۵۹، ج ۸، ص ۲۵۹، ج ۹، ص ۲۵۹، ج ۱۰، ص ۲۵۹، ج ۱۱، ص ۲۵۹، ج ۱۲، ص ۲۵۹، ج ۱۳، ص ۲۵۹، ج ۱۴، ص ۲۵۹، ج ۱۵، ص ۲۵۹، ج ۱۶، ص ۲۵۹، ج ۱۷، ص ۲۵۹، ج ۱۸، ص ۲۵۹، ج ۱۹، ص ۲۵۹، ج ۲۰، ص ۲۵۹، ج ۲۱، ص ۲۵۹، ج ۲۲، ص ۲۵۹، ج ۲۳، ص ۲۵۹، ج ۲۴، ص ۲۵۹، ج ۲۵، ص ۲۵۹، ج ۲۶، ص ۲۵۹، ج ۲۷، ص ۲۵۹، ج ۲۸، ص ۲۵۹، ج ۲۹، ص ۲۵۹، ج ۳۰، ص ۲۵۹، ج ۳۱، ص ۲۵۹، ج ۳۲، ص ۲۵۹، ج ۳۳، ص ۲۵۹، ج ۳۴، ص ۲۵۹، ج ۳۵، ص ۲۵۹، ج ۳۶، ص ۲۵۹، ج ۳۷، ص ۲۵۹، ج ۳۸، ص ۲۵۹، ج ۳۹، ص ۲۵۹، ج ۴۰، ص ۲۵۹، ج ۴۱، ص ۲۵۹، ج ۴۲، ص ۲۵۹، ج ۴۳، ص ۲۵۹، ج ۴۴، ص ۲۵۹، ج ۴۵، ص ۲۵۹، ج ۴۶، ص ۲۵۹، ج ۴۷، ص ۲۵۹، ج ۴۸، ص ۲۵۹، ج ۴۹، ص ۲۵۹، ج ۵۰، ص ۲۵۹، ج ۵۱، ص ۲۵۹، ج ۵۲، ص ۲۵۹، ج ۵۳، ص ۲۵۹، ج ۵۴، ص ۲۵۹، ج ۵۵، ص ۲۵۹، ج ۵۶، ص ۲۵۹، ج ۵۷، ص ۲۵۹، ج ۵۸، ص ۲۵۹، ج ۵۹، ص ۲۵۹، ج ۶۰، ص ۲۵۹، ج ۶۱، ص ۲۵۹، ج ۶۲، ص ۲۵۹، ج ۶۳، ص ۲۵۹، ج ۶۴، ص ۲۵۹، ج ۶۵، ص ۲۵۹، ج ۶۶، ص ۲۵۹، ج ۶۷، ص ۲۵۹، ج ۶۸، ص ۲۵۹، ج ۶۹، ص ۲۵۹، ج ۷۰، ص ۲۵۹، ج ۷۱، ص ۲۵۹، ج ۷۲، ص ۲۵۹، ج ۷۳، ص ۲۵۹، ج ۷۴، ص ۲۵۹، ج ۷۵، ص ۲۵۹، ج ۷۶، ص ۲۵۹، ج ۷۷، ص ۲۵۹، ج ۷۸، ص ۲۵۹، ج ۷۹، ص ۲۵۹، ج ۸۰، ص ۲۵۹، ج ۸۱، ص ۲۵۹، ج ۸۲، ص ۲۵۹، ج ۸۳، ص ۲۵۹، ج ۸۴، ص ۲۵۹، ج ۸۵، ص ۲۵۹، ج ۸۶، ص ۲۵۹، ج ۸۷، ص ۲۵۹، ج ۸۸، ص ۲۵۹، ج ۸۹، ص ۲۵۹، ج ۹۰، ص ۲۵۹، ج ۹۱، ص ۲۵۹، ج ۹۲، ص ۲۵۹، ج ۹۳، ص ۲۵۹، ج ۹۴، ص ۲۵۹، ج ۹۵، ص ۲۵۹، ج ۹۶، ص ۲۵۹، ج ۹۷، ص ۲۵۹، ج ۹۸، ص ۲۵۹، ج ۹۹، ص ۲۵۹، ج ۱۰۰، ص ۲۵۹.

۲۷۔ حکیم اقبال حسین میردوالی۔ م ۱۳۸۲ھ۔

اسلامیہ ہائی سکول امین آباد ضلع گوجرانوالہ کا ہال تعمیر ہوا تو اس کی تاریخ تعمیر یوں لکھی۔

”تعمیر ہال جون سن ایک ہزار نو سو تریسین“

۱۹۵۳ء

یہ مادہ تاریخ صوری اور معنوی ہر دو لحاظ سے عیسوی تاریخ بتاتا ہے۔

۲۸۔ اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی م ۱۳۸۳ھ (سید شرافت نوشاہی مدظلہ کے والد بزرگوار)

آپ زبردست تاریخ گو تھے اور فوری طور پر مادہ تاریخ بنا لیتے۔ ایسا معلوم ہوتا گویا

آپ کو الہام ہوتا ہے۔ اور یہ الہام ہی تو ہے کہ آپ نے اپنی وفات کا قطعہ تاریخ اپنی

زندگی ہی میں کہہ دیا۔ ملاحظہ ہو۔

رفت در فردوس نوشاہی بموت

گفت با علمان و حورم سال فوت

۱۳۸۳ھ

مادہ تاریخگوئی کی یہ خاندانی روایت جناب سید شرافت نوشاہی مدظلہ پر

بھی اثر انداز ہوئی۔ اس موضوع پر آپ کی دو کتابیں موجود ہیں۔ ایک ”اعداد التاریخ“

جس میں سنین وار مادہ حائے تاریخ ہیں اور دوسری ”اعجاز التواریخ“ یہ کتاب ان قطعات

تاریخ پر مشتمل ہے جو موصوف نے برصغیر پاک و ہند کی بعض اہم مذہبی، تاریخی اور ادبی

شخصیات کی ولادت و وفات، کتب کی تالیف و طباعت، مساجد کی تعمیر اور دیگر متفرق

واقعات کی مناسبت سے لکھے اگرچہ جناب سید شرافت نوشاہی مدظلہ نے شاعری کو بطور

۱۔ شریعت التواریخ، ج ۳، ح ۸، ص ۲۲۔

۲۔ انوار نوشاہی معروف بہ فیض محمد شاہی، سید غلام مصطفیٰ نوشاہی، ج ۱، ص ۷۸۹۔

فن نہیں اپنایا کیونکہ اگر آپ ایسا کرتے تو وہ تاریخی کام پیچھے رہ جاتا جو موصوف نے نثر میں انجام دیا ہے۔ تاہم "اعجاز التواریخ" کی منظوم تاریخی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کتاب کی تدوین کی سعادت میرے حصہ میں آئی ہے۔ اسے اپنی اہمیت کے لحاظ سے مکمل شائع ہونا چاہیے لیکن مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے فی الحال اردو اور فارسی کے ۱۵۸ قطعات میں سے صرف ۶۹ فارسی قطعات کا انتخاب پیش کیا جا رہا ہے۔

برصغیر میں یہ وہ دور ہے جبکہ فن تاریخ کوئی اور فارسی زبان دونوں زوال کی طرف جا رہے ہیں۔ چنانچہ ایسی صورت حال میں "اعجاز التواریخ" کی اشاعت ہمارا تجدیدی اقدام تصور کیا جانا چاہئے۔ فارسی زبان کئی صدیوں تک برصغیر پاک و ہند کی علمی رفعت کا سبب رہی ہے اس سے منہ موڑنا خود اپنی تاریخی عظمت سے روگردانی کرنے کے مترادف ہوگا۔

انسان اپنے رب کا احسان ناشناس اور ناشکرا تو ہے ہی مگر تم یہ ہے کہ میرے کچھ اخفا پسند اور نیکی کردار میں ڈال "پر عمل کرنے والے محسنین جو اعجاز التواریخ" کی تدوین و طباعت کے ہر مرحلہ پر میرے ہر لحاظ سے معاون رہے، آج مجھے اس تعاون کا اعتراف کرنے اور سپاسگزاری سے روک رہے ہیں اور اس طرح میں (حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ) حقوق العباد کی ادائیگی سے محروم رہ کر (یارکھ کر) ناپاسی کی اپنی انسانی فطرت کی تکمیل کر رہا ہوں۔ دوسری طرف انسان میں سرکشی کا جو جذبہ موجود ہے اس کی انگیخت پر مندرجہ ذیل احباب کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

۱۔ جناب محمد حسین تبسبی، لائبریرین کتابخانہ گنج بخش، راولپنڈی،

جنہوں نے اس انتخاب کا بنظر دقیق و عمیق مطالعہ کیا اور جہاں مناسب پایا وہاں اصلاح کی نیز فارسی کے جدید مترادفات بتیافرمائے کرم بالائے کرم یہ کہ کتاب ہذا کے محترم مولف (شاعر) کا

تعارف بھی لکھا ہے۔

۲۔ ڈاکٹر پروفیسر جے ڈی ایم۔ این، ارزونائیونیورسٹی ریاست ہائے متحدہ امریکہ۔

اعجاز التواریخ کتابت کے لئے دینا چاہتا تھا کہ مذکورہ محترم مستشرق سے ملاقات ہوتی، انہیں کتاب کا مسودہ دکھایا تو مطالعہ کے لئے اپنے پاس رکھ لیا، مطالعہ کے بعد سلسلہ نو شاہیہ، اعجاز التواریخ اور اس کے شاعر کا مختصر "تعارف" بھی مرحمت فرمایا جو انہی کے الفاظ میں زینت کتاب ہے۔

۳۔ مولانا عبدالعزیز خوشنویس خطیب مسجد الفاروق، راولپنڈی۔

آپ نے کتاب کی تزئین و طباعت میں مفید مشورے دیئے اور میرا ہاتھ بٹایا۔ اس ضمن میں حافظ محمد یوسف سیدی صاحب کی طرف سے بھی جو پُر خلوص مظاہرہ ہوا میں اس پر بیحد ممنون ہوں۔ خدا تعالیٰ مذکورہ بالا کلام اور نامدار "معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

میں اعجاز التواریخ کی تدوین و تقدیم کی کوشش میں کس قدر کامیاب ہوا ہوں؟ قارئین و

ناقدین کی نقد و نظر کا خیر مقدم کروں گا۔

سید رضا، اللہ شاہ عارف نوشاہی

۱۴۔ بیچ اثنائی ۱۳۹۶ھ

مکتبہ نوشاہیہ، ساہنپال شریف، (ضلع بھرت)

۱۸۔ اپریل ۱۹۷۶ء

بخش اول

قطعات ماده‌های تاریخ و فوات

حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قادری
 حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش
 حضرت شیخ عبد الرحمن پاک نوشاہی
 حضرت شیخ پیر محمد پھیلا نوشاہی
 سید فتح الدین نوشاہی
 سید حافظ نور اللہ نوشاہی
 شاہ ولی محمد چشتی سیکری
 مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی
 مولانا محمد عالم آسی امرتسری
 حضرت محمد علی جناح قائد اعظم
 سید نور الہی نوشاہی
 حکیم فقیر محمد چشتی امرتسری
 سید غلام احمد کاتب نوشاہی
 سید بشیر احمد بشارت نوشاہی
 پیر غلام دستگیر نامی
 مولانا سید ار احمد لالپوری
 سائیں دہونہ می شاہ لہ ہیانوی
 ایلحضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی

پیر ظفر حسین شاہ قریشی
 سیدہ حسین بی بی نوشاہی (مادہ سرایندہ)
 مولوی شمس الدین تاجر کتب نادرہ
 میاں خدا بخش نوشاہی
 مولانا عبدالغفور هزاروی
 مفتی محمد مظفر احمد نقشبندی
 مولانا محمد عمر اچھروی
 حافظ محمد احمد نقشبندی
 پیر عبدالرحیم قادری
 مفتی احمد یار خان نعیمی
 محترمہ غلام فاطمہ زوجہ حکیم فقیر محمد چشتی
 پیر فضل حسین فضل گجراتی
 میر فضل عثمان نقشبندی
 بی بی وحیدہ سلطانہ زوجہ پیر ظفر حسین قریشی
 پیر غلام محی الدین گولڑوی
 میاں علی محمد خان بستی شریف
 زبیر حسن ابن محمد ایوب قادری

حضرت سخی شاه سلیمان نوری قادری

مرثہ حضرت نوشہ گنج بخش^۷

مدفون در بھلوال شریف ضلع سرگودھا — متوفی ۱۰۱۲ھ

جناب حضرت شاه سلیمان کہ بود در طریقت نیک فرجام
امام اولیا محسوم عالم کمال عارفان فرخنده ایام
امیر خاندان ، مرد قلندر بہ نعمتہای جنت یافت انعام
بود باران رحمت بر مزارش سلام و صد دعای خیر انجام

چو از دار الفنا سوی بقا رفت

شرافت گفت سالتس "فخر اسلام"
۱۰۱۲ھ ق

شیخ الاسلام حضرت سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش امام سلسلہ نوشاہیہ

مدفون در ساہیوال شریف ضلع گجرات — متوفی ۱۰۶۴ھ

نوشہ گنج بخش "قطب زمان" یافت در خلد عز و جاہ و جلال

از شرافت بدان تو ترحیلش "خاتم پاک" و فیض توحس سال
۱۰۶۴ھ ق ۱۰۶۴ھ ق

حضرت شیخ عبدالرحمن معرو بہ پاک صابہ نوشاہی خلیفہ حضرت نوشہ گنج بخش

مدفون در بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ — متوفی ۱۱۱۵ھ

شاہ رحمان اہل فضل عمیم	فیض او منتشر چو باد نسیم
خازن گنج حضرت نوشاہ	پیشوای جان ز لطف عظیم
یکدم از یاد حق نبود جدا	در رہ شرح و فقر بود مقیم
زین سرای فنا بگرد گذر	سکوزن شد بہ ملک دار نعیم

چون شرافت بجست تار بخش

گفت دل: "اشرف و رحیم کریم"

۱۱۱۵ھ ق

حضرت شیخ پیر محمد سچیا ر نوشاہی خلیفہ حضرت نوشہ گنج بخش

مدفون در نوشہ شریف، ضلع گجرات — متوفی ۱۱۱۹ھ یا ۱۱۲۰ھ

حضرت پیر محمد ماہ برج اتقا	خازن گنجینہ رمز طریق اھتدا
واقف اسرار عرفان جامع علم و عمل	شیر میدان طلیقت سر نشین اولیا
راز دار خاص حضرت نوشہ حاجی گنج بخش	در صداقت بی عدیل آن شاہ ملک ماطنی
جنت چون بر بست از دار فنا سوی بقا	شد وصال ایزدی او را میتر ہم لقا

سال ترحیلش شرافت گفت: "و خندہ مقام"

نیز بحر فضل: "فاضل دہر"، "ختم الاولیا"

۱۱۲۰ھ ق ۱۱۲۰ھ ق ۱۱۲۰ھ ق

(۲)

شاه سچیار پیشوای زمان کاشف فیضِ حقِ بصد رحمت
 سالکان را دلیلِ راهِ همدی صوفیان را خزینہٴ صفوت
 کرد رحلت ازین سرای فنا در جهان یافت عزت و برکت
 بست و پنجم بُد از ربیعِ نخست چون وصالش بحق شد از شفقت

چون شرافت بجمت تاریخش

حافظش گفت: "داخل الجنّت"
 ۱۱۱۹ هـ ق

سید فتح الدین بن سید محمد عظیم نوشاهی بر خور داری

مدفون در مصلّی تحصیل کھاریاں ضلع لہرات۔ متوفی ۱۲۲۷ هـ

شاهباز و حید فتح الدین پیر روشن ضمیر شاہ زمان
 زاہد بی مثال و عارف بود کاشف رازهای کون و مکان
 مرتحل گشت زین سرای فنا در بقا یافت عود و رفعت و شان

چون شرافت بجمت تاریخش

گفت حافظ: "مکین باغِ جان"
 ۱۲۲۷ هـ ق

سید فط نور اللہ مفتی رسولنگرا بن حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی

مدفن در ساہنپال شریف ضلع گجرات — متوفی ۱۲۲۹ھ

آن حافظ پاک نور اللہ جا کرد چو در سرائی و صاب

تاریخ وفات از شرافت گو: اهل یقین شیخ اقطاب

۱۲۲۹ھ ق ۲۶

حضرت شاہ ولی محمد چشتی بکری

مدفن در بیکر (ہند) — متوفی ۱۲۸۳ھ

حضرت والامناقب خوش بیان شاہباز اولیا فخر زمان

شہ ولی با محمد، پارسا مقتدا و افتخار چشتیان

صاحب کشف و کرامت پیشوا رهنمای صوفیان و سالکان

چون ازین دار فنا رطت نمود جنت الفردوس شد ماوای آن

چون شرافت جنت بابل ارتحال

گفت ہاتق، "مصدر فیض جان"

۸۳ ۱۲۸۳ھ ق

مولانا شاہ احمد رضا خان قادری

مدفون در بریلی شریف (ہند) متوفی ۱۳۳۰ھ

جناب حضرت والا مناقب	امیر عارفان آن مرد سجاد
امام اہل سنت و الجماعت	رئیس فاضلان اہل ارشاد
فقیہ ملت بیضی اسلام	گروہ اصفیا را پیر و استاد
حکیم امت احمد رضا خان	کہ بودہ در جہان سلطان اوقاد
بہ دین مصطفیٰ مفتحی عظیم	شدہ دور از ظہورش کفر و الحاد
بہ تجدید شریعت خوب پرداخت	دری از فیض بر آفاق بگشاد
ز عشاق جناب غوث اعظم	فرید الہر بودہ فرد افراد
طریقت شرع و عرفان و حقیقت	ز انفاس شریفش گشت آباد
ہمہ اوقات خود مہمومی داشت	بہ تصنیف و بہ تدریس و بہ اوراد
محدث ہم مفسر شیخ عالم	فتاوا ایش شدہ مقبول امجاد
وصال ذات حق چون خواست از دل	ازین دنیا بہ عقبی روی بہناد
بہ روز جمعہ آن یکمائی دوران	ز بندہ دار فانی گشت آزاد
بہ بست ^{۲۵} و پنجم از ماہ صفر بود	بہ فردوس معلی گشت دل شاد

شرافت جست تاریخ وصالش

خرد گفتا بگو: "مغفور جواد"
۱۳۳۰ھ

حضر مولانا محمد عالم آسی نقشبندی مجذبی

مدفون در امرتسر (ہند) _____ متوفی ۱۳۶۳ھ

واقف راز ایزد سبحان	فخر گیتی محمد عالم
عالم و فاضل و فقیہ زمان	لقبش آسی و محقق بود
ثانیث کس نبود در اقران	در علوم حدیث و ہم تفسیر
با خواص و عوام فیض رسان	واعظا خوش بیان و نیک سیر
سکہ زن شد بر روضہ رضوان	چون سفر کرد از سرای فنا
یست ^{۲۸} و ہشتم بد از مر شعبان	رحلت آن مناظر اسلام
سال ہجری ز رحلتش نازان	ہائقب غیب گفت تاریخش
نیز "غفران ایزدی" برخوان	"فاضل مجتہد"، "زکن مغفور"
سال توذیح آن شد دوران	عیسوی سال - "افضل بلغا"
	۱۳۶۳ھ
	۱۹۴۲ء

از شرافت ہمیشہ باد دعا

رحمہ اللہ غفرہ سبحان

فقیر محمد علی جناح قائد اعظم مہموسل ملی جمہوریہ پاکستان

مدفن در کراچی — متوفی ۱۳۶۷ھ

آن شہنشاہِ اوجِ عزم و قبول	حضرتِ پاکِ قائدِ اعظم
زیب دستارِ عالمانِ فحول	تاجدارِ سریرِ پاکستان
در سیاست امامِ اہلِ عقول	در ریاست محبتِ ہر مسلم
ہم بہ درگاہِ انبیا مقبول	عاشقِ ذاتِ احمدِ مرسل
جان نثارِ جنابِ ابنِ بول	زینتِ افزایِ مسندِ فاروق
ہم بہ عرفانِ شہِ عروج و نزول	در سلاطینِ اہلِ نصب و نزل
مخزنِ علمِ ہر فروغ و اصول	راز دانِ حقایقِ اسلام
حانیِ شرع و سیفِ حقِ مسلول	خادمِ دین و غازیِ ملت
رحمتِ حقِ شدہ بروِ مبذول	بہونِ سفر کرد زینِ سرایِ فنا
چشمِ گریان و دلِ تپان و ملول	از فراقش ہمہ صغیر و کبیر

سالِ ترحیلِ او شرافتِ جست

گفت حاتفِ بگو: "عسلامِ رسول"
۴۷ ۱۳۶۷ھ

سید نور الہی ابن سیدنا فضل شاہ نوشاہی بختیاری

مدون در ساہنپال شریف، ضلع گجرات — متوفی ۱۳۶۹ھ

ز دنیا شد روان نور الہی بہ جنات المعلیٰ یافت رحمت
شرافت جست تاریخ وصالش نذا از آسمان شد: کاخِ حشمت
۱۳۶۹ھ

حکیم فقیر محمد چشتی نظامی امرتسری

مدون در لاہور — متوفی ۱۳۷۱ھ

جناب حضرت فخر الاطبا فیوضش در جهان مشہور آمد
فقیر با محمد اسم سامیش بہ عالم شاد ہم مسرور آمد
بہ علم طب و حکمت فخر دوران بہ درگاہ خدا منظور آمد
بہ فقر و معرفت شائش رفیع است بہ شرعِ مصطفیٰ منصور آمد
بہ خلق احمدی موصوف باطبع بہ جلم مرتضیٰ موفور آمد
شب معراج از دنیا سفر کرد رجب در بہت و ہفت آن نور آمد
بہ فردوس معلیٰ شاہ گردید بہ جمع اولیا مستور آمد

شرافت جست سال ارتحالش

ز حالت شد نذا: "معفور آمد"
۱۳۷۱ھ

سید غلام احمد کاتب سید فضل شاہ نوشتاھی خوداری

مدفون در ساہنپال شریف ضلع گجرات — متوفی ۱۳۷۳ھ

شاہ غلام احمد ز دنیا رحمت بست داخل جنت شدہ شیرین زبان

چون شرافت جنت تاریخ وفات گفت حالت: "بہترین خاندان"
 ۱۳۷۳ھ

سید بشیر احمد بشارت ابن سید غلام مصطفیٰ نوشتاھی خوداری

(برادر سرانیدہ و پدر گرد آورندہ)

مدفون در ساہنپال شریف ضلع گجرات — متوفی ۱۳۸۱ھ

(۱)

ز ہی سید بشیر احمد بشارت	برفتہ زین جهان آن ستر مکتوم
ز اولاد جناب پیر نوشہ	بہ زہد و علم و اخلاص است معلوم
بہ صبر و شکر و حلم و راست گوئی	نظیرش نیست در اذہان مفہوم
بہ اوصاف ولایت بود موصوف	کرامت ہم سخاوت بود محکوم
مناقب های او از حد فزون است	بہ قرطاس ادب ہستند منظوم
تمائش در جهان کمتر توان یافت	بہ رحمت های ایزد گشت مرحوم
سفر کردہ سوی دارالمعلیٰ	چو دل برداشت زین دنیا موبوم

به فرووس برین شد شاد و خرم
برادر، والدینش نیز اولاد
همه اقوان و جمله اقبایش
ز درد فرقتش هتند معنوم
علیه رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى
به جنت یافت مشروباتِ مخنوم
ز سوزِ حجرِ او هر وقت مهموم
ز درد فرقتش هتند معنوم
همیشه باد در الواح مرقوم

شرافتِ جُست تاریخ وصالش

خرد گفتا: "بجنت رفت معصوم"
۸۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

(۲)

جناب شه بشیر احمد بشارت
به علم و فضل و حسن و خلق و آداب
به تحقیق سخن ها نکته پرور
مبین از خاندان پیر نوشه
ازین عالم به عقبی یافت منزل
به بزم اولیا و هم مشایخ
به خلعت های جنت گشت مسرور
به رمت مغفرت شد شاد و خرم
ز درد فرقتش اقوان بگریند
شب یکشنبه هشتم از صفر دان
ز همی آن صاحبِ صدق و صبوری
عیان نامش به اطراف دهوری
به اقطار جهان مثل ظهوری
سفر را کرد سامان ضروری
ز اجباب و اقارب ساخت دوری
همه اجداد خود گشته حضوری
هم از سنجاب و از قسم سموری
مکرم شد به الطافِ غفوری
سرشکب خونِ دل تا نفعِ صوری
چو از دنیای دون گشته نفوری

خدا رحمت کند بر مرقد پاک شود بارشس تجلی های طوری

شرافت جست سال ارتحالش

دلم گفتا: "بشارت پیر نوری"
۸۱ ۱۳ ۱۳۸۱ ه ق

پیر غلام دستگیر نامی لاهیوی

مدفون در رتبه پیران، ضلع شیخوپوره — متوفی ۱۳۸۱ ه

(۱)

پیر نامی بی مثال و بی عدیل افتخار عالمان روشن جمیل

در بلاغت هم فصاحت با کمال در ولایت اولیا را شد دلیل

خاندانش قرش و همکاری است جامع علم و عمل شیخ جمیل

روز شنبه هفتم از رجب بدان چون سفر کرد از جهان مرد عقیل

وصل او، مغفور و ام، شد ظهور
۸۱ ۱۳ ۱۳۸۱ ه ق

هم شرافت گفت: "غفران جزیل"
۸۱ ۱۳ ۱۳۸۱ ه ق

(۲)

چون ز دنیای دُون سفر بر بست زاهد وقت و عمده اختیار

عالم و فاضل و مؤرخ بود دستگیر زمان و پیر کبار

جامع علم شش و هم توجیه حامی دین سید الابرار

سال ترحیل وی شرافت گفت "در جهان رفت نامی سالار"

۸۱ ۱۳ ۱۳۸۱ ه ق

(۳)

غلام دستگیر آن پیر نامی بہ جنات المعلیٰ کرد مسکن
 ز ترحیلش شرافت گفت تاریخ "بفسر دوس برین شد شاد محسن"
 ۸۱ ۱۳ ۱۳ ۱۳

(۴)

چون بہ جنت رفت آن بدر میر پیر نامی صاحب روشن ضمیر
 عیسوی سالش شرافت گفته است از، "امین الدین غلام دستگیر"
 ۴۱ ۱۹ ۱۹ ۱۹

شیخ الحدیث مولانا سردار احمد

مدفون در لاپپو — متوفی ۱۳۸۲ ھ

جناب حضرت سردار احمد بہ گلزارِ شریعت غنچہ بشکفت
 زہی شیخ الحدیث آن مرد کمال کہ در اسرار دین دُر حامی سفت
 محدث ہم مفسر ہم فقیہی کہ در تدریس کردہ سعی حامفت
 ز دنیا رخت بستہ سوی فردوس بہ بزم عاشقان ذابت حق حفت

شرافت، جنت تاریخش ز حائقفت

"بجنت رفت سلطانِ زمن تکفت"
 ۸۶ ۱۳ ۱۳ ۱۳

سائیں دسوندھی شاہ دری نوشتاھی لہ ہیانوی

مدفون درساہنپال شریف، ضلع گجرات۔ متوفی ۱۳۸۴ھ

ز دنیا سفر کرد دسوندھی شاہ بہ جنت معلیٰ شدہ ہای او
ز خاصان حق بود مرد کریم ز خدام نوشاہ شد فیض جو

شرافت، چو سال وصالش بخت

بفردوس قیاض عالم بگو

۸۴ ۱۳ ۳

سید غلام مصطفیٰ نوشتاھی ملقب بہ نوشتہ ثانی (پدسریندہ)

مدفون درساہنپال شریف، ضلع گجرات۔ متوفی ۱۳۸۴ھ

(۱)

شاہ شہان قدوہ زقاد دین
عالم و فاضل بہ علوم حدیث
شمس ولایت قمر اولیا
واقف اسرار ازل نور حق
قطب زمان حضرت شاہ مصطفیٰ

حسازن گنجینہ حق الیقین
مہدی دوران و صداقت گزین
شیخ ہدیٰ سالک راہ یقین
عمدہ اقطاب شہ سالکین
نوشتہ ثالث لقبش بہترین

زینت سجادہ شہ گنج بخش
فیض کاشش بہ جان مشہر

زیب دہ مسند نوشاہ دین
وصف جاشش بہ زبان نوشتہ ترین

کرد چو رحلت ز سرای فنا گشت به فردوس معلیٰ مکین
 روزِ احد هر ^{۱۸}ده ز شوال بود وقتِ صبحی گشت به جنت قرین
 رحمتِ حق باد به روشِ مدام منزلِ او باد مقامِ امین
 سالِ وصالش ز شرافتِ شنو

"صاحبِ معراجِ بهشتِ برین"

۸۴ ۱۳ ۵ ق

(۲)

عالِ جنابِ قطبِ زمانِ مصطفیٰ ولی از گنجِ بخشِ یافته او شانِ منتهی
 فیضانِ او به سلسلهٔ صوفیان بس است در خاندانِ حاجی نوشاهِ متجلی
 زین عالمِ فنا چو سفر کرد سوی دوست در جنتِ النعیم شده شادمانِ حل
 از آستانِ غیبِ شرافتِ ندای یافت "شاهِ سپید بخت"، بگو سالِ متقی

۸۳ ۱۳ ۵ ق

دیگر ز سالِ هجرت دان نقشِ لوحِ فیضی

۸۴ ۱۳ ۵ ق

هم سالِ عیسوی بشمر، غوثِ مُتمدی

۶۵ ۱۹ م

(۳)

مُزِدینِ شاهِ مصطفیٰ اعظم منظرِ ذاتِ ایزدِ متعال
 شد مرخص ازین جهانِ فنا سکهٔ زن شد به ملکِ جاه و جلال
 چون شرافتِ بختِ تاریخش حالتِ غیبِ گفت سالِ وصال

"لوکبِ نوشه گنجِ بخشش"، بگو

۸۴ ۱۳ ۵ ق

نیز تر جیل، "شیخِ شمسِ جمال"

۸۴ ۱۳ ۵ ق

(۴۶)

چو حضرت غلام شہ مصطفیٰ ز دنیا روان شد بہ دار البقا
 چو اندیشہ کردم بہ تاریخ او "ہمز پیشہ نوشتاہ ثالث" بگو
شرافت دگر سال کردہ قیاس ^{۴۵} _{۱۹} ^۳
 ز نوشتاہ ثالث محبت اساس ^{۴۵} _{۱۹} ^۳

حاجی پیر ظفر حسین شاہ قریشی

مدفون در مریدکی، ضلع شیخوپورہ۔ متوفی ۱۳۸۴ھ

حضرت جناب شیخ زمان صاحب سریر ظفر حسین شاہ بہ صفت اولیا امیر
 در عہد خویش صوفی ذیشان بودہ است آن واقف روز حقیقت شدہ کبیر
 شہباز عشق حاجی حرمین با صفا ذات شریف بود بچود و سخا شہیر

چون از وصال پیر شرافت خیال کرد

حالت بگفت رحلت او پیر بی نظیر
 ۱۳۸۴ھ

میاں خدا بخش ابن عبداللہ قادیانوی نوٹ شاہی

پیش امام مسجد نوشاہیہ سابقہ سابقہ شریف مدون در سابقہ سابقہ شریف ضلع بجات

متوفی ۱۳۸۵ھ

جناب خدا بخش مرد را
 شرافت جو از سال فوتش بحت
 به دار الحکام رفت با عز و جاه
 ز حالت نداشت "عقراں پناه"
 ۱۳۸۹ھ ق

شیخ القرآن مولانا عبد الغفور هزاروی خطیب جامع مسجد فیض آباد

مدون در وزیر آباد، ضلع گوجرانوالہ متوفی ۱۳۸۵ھ

زہی ذات ملای عبد الغفور
 ز معقول و منقول فرد زمان
 هزاران خلائق نموده هجوم
 به علم و عمل کامل وقت بود
 ز دنیا روان سوی فردوس شد
 به تاریخ آن فاضل راستگو
 کہ روشن بد از چہرہ اش لمع نور
 فیوضات او مشتھر در جهان
 شدہ فارغ از وی ز درس علوم
 به توجید اہل وجود و شہود
 و را جلد افلاک پایوس شد
 ز "مغفور ناجی" و عاشق بگو
 ۱۳۸۹ھ ق

شرافت به سال مسیحی ضرور

بخوانی "کرم پیشہ عبد الغفور"

مفتی محمد مظفر احمد ابن مفتی محمد مرط اللہ نقشبندی بڑی

خطیب مسجد فتحپوری دہلی — مدفون در کراچی — متوفی ۱۳۹۱ھ

زہی ذاتِ والای آن شاہِ دین
 کہ در علم تفسیر و فقہ و حدیث
 خطیب و مقرر فصیح البیان
 بہ فتوای او اہل حق را فروغ
 ز تبلیغ و جہدش ہزاران سواد
 چو برداشت دل از سرای فنا
 محمد مظفر سعادت قرین
 بہ اقران خود بود مرد فطین
 بہ فتح پوری عمدہ قارئین
 بہ شرع نبی زبدہ مؤمنین
 شدہ داخل زمرہ مسلمین
 بہ دار البیان روح او شد میکن

شرافت ز سال و حالش بگفت

”ولی ولایت بخلد برین“
 ۹۱ / ۱۳ / ۱۳

مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھڑی

مدفون در لاہور — متوفی ۱۳۹۱ھ

جناب مولوی فخر زمانہ
 بہ علم دین ، عالی دستگاہی
 مناظر اہل حق بودہ بہ انصاف
 محمد آن عمر مرد یگانہ
 بہ شرع و فقر بس والا نگاہی
 معین ملت بیضای احاف

برای اهل بدعت تیغ ساطع خلافت گمراہان برہان قاطع
 بہ اعدای نبی شمشیر بران بہ میدان غزا چون شیر غران
 ندای ارجعی از حق شنیده سوی فردوس شد رجسٹ پر پیدہ

شرافت سال و ملتش جست از جان

ندا آمد بگو: "مغفور دیان"
 ۹۱ ۱۳ ۵۱

فقط محمد احمد بن مفتی محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی، پیش نام مسجد فیضیہ فتحپوری دہلی

مدفون در مسجد جامع فتحپوری دہلی — متوفی ۱۳۹۱ھ

عارف دین محمد احمد حامی شرع و افتخار زمان
 حافظ پاک و حاجی حرمین بود در قاریان بلند مکان
 جامع علم و فضل و تقوی بود مخزن راز وحدت و عرفان
 آن امام و خطیب فتحپوری سکہ زن شد بہ ملک دار جنان

از شرافت چو رحلتش پرس

"داخل خلد دین پناہ" بدان
 ۹۱ ۱۳ ۵

پیر عبد الرحیم قادری

تجدید نشین پھر چو بڑی شریعت (سنہ) — متوفی ۱۳۹۱ھ

عالی جناب حضرت عبد الرحیم پیر
 در دورِ خویش حامی اسلامِ بیدہ است
 شان مبارکش شدہ در اولیا کمال
 در علم و فضل ذاتِ گرامیش بی مثال
 حاجی و عم مجاہدِ حق بود لازوال
 در ملکِ مندد و ہندو ان است فیض الو
 از دست ظالمان شدہ مقتول بی گناہ
 از رتبہ شہادت با حق شدہ وصال

در سالِ رحلتش جو شرافتِ خیال کرد

آمد ندایِ حالت "پیر خجستہ فال"

۱۱ ۹ ۱۳۰۳ ق

عفتی احمد یار خان نعیمی

مہذون و دلچرات — متوفی ۱۹۷۱م / ۱۳۹۱ھ

آفتابِ شریعت، احمد یار خان
 حاجی حسین ہم عفتی دینا
 ذاکر اسمِ خدا شام و پگاہ
 فاضلِ تفسیرِ قرآن ہم چو ماہ
 در حدیث و فقہ کس مثلش نہوہ
 صوفیانِ اجلِ حق را بود شاہ
 آن حکیم امتِ فخرِ رسل
 یافت سوی جنت الفردوس راہ

از شرافتِ سالِ رحلتش شنو

"مخزن اللواری شدہ مستور آہ آ"

۱۱ ۹ ۱۳۰۳ ق

حضرت غلامِ فاطمہ زوجہ حکیم محمد چشتی امرتسری

(مادرِ حکیم محمد موسیٰ امرتسری)۔ مدفون در لاہور۔ متوفی ۱۳۹۲ھ

مریم عہد خویش زبده وقت
 در عبادت یگانہ دوران
 زہد و تقوی شعار او ہر دم
 در نماز و نیاز بے مشغول
 جان نثار و فدای غوثِ جهان
 از ربیعِ اخیر یازدہم
 آن جنابِ غلامِ فاطمہ کو
 بر لبش روز و شب وظیفہ ہو
 نیک سیرت کمال ہم خوش گو
 رحمت حق ہمیشہ باد برو
 ظلِ قادر مدام بر سر او
 شد مرخص بہ سوی دارِ نکو
 از شرافتِ چو رحلتش پرسی

"داخلِ خلد بیکمان" بشنو
 ۹۲ ۱۳ ۱۳ ق

پیر فضل حسین فضل گجراتی، شاعرِ معروفِ زبانِ پنجابی

مدفون در گجرات۔ متوفی ۱۳۹۲ھ

حضرت پیر فضل مردِ کریم
 شاعرِ خوش بیان در گجرات
 بردہ ز اقرانِ خویش مشعلِ نور
 کرد ہر دو عالمِ منانی
 بہرہ ور بود از علومِ قدیم
 ناظم و ناشر و ادیب و فہیم
 در علومش کسی نبود سہیم
 مفتخر شد بہ ملک دارِ نعیم
 سالِ ترحیل وی شرافتِ جت

حافظم گفت: "پیر فضل کریم"
 ۹۲ ۱۳ ۱۳ ق

میر فضل عثمان نقشبندی

مدفون در قلعه جواد کابل — متوفی ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳م

شد ز دنیا چو سوی دارالخلد
آن شهنشاهِ ذرّوہِ ثقلین
نسلی پاکِ مجد و سرهند
ابنِ فضلِ عمرِ مہِ حسنین
آنکہ صدرِ مشایخِ دین بود
محرمِ رازِ سیدِ کونین
فیض و رشدش بہ کابل و لاہور
فخرِ فاروق و منظرِ سبطین
سالِ ترحیلِ وی شرافتِ گفت

”فضل عثمان قبلہ دارین“

۷۳ ۱۹ م

بی بی وحیدہ سلطانہ زوجہ حاجی پیر ظفر حسین قریشی

مدفون در مرید کی ضلع شیخوپورہ — متوفی ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۴م

بنابِ وحیدہ ز اخیار بود
بہ زهد و ریاضتِ عبادت بہین
ز ہی اہلیہ پیر ظفر حسین
خنی عارفہ حاجیہ فخرِ دین
بہ تعمیرِ مسجد بسی شغل داشت
بہ جناتِ فردوس باشد مکین

شرافت ز رضوان مقامش بگست

بگفتا: ”بباغ بہشت برین“

۷۳ ۱۹ م

پیرسید غلام محی الدین ابن پیر مہر علی شاہ چشتی

مدفون در گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی — متوفی ۱۳۹۲ھ

جناب حضرت والا مناقب	غلام محی دین منصور باللہ
زہی فرزند آن مہر علی شاہ	امام صوفیان مسرور باللہ
رئیس چشتیان فخر مشائخ	بہ عشق غوث حق موفور باللہ
بہ زہد و طاعت و اخلاق عالی	مقدس ذات وی مشکور باللہ
بہ عرفان و تصوف مشہور بود	گرامی قدر آن منظور باللہ
بہ جام فیض او مخمور عالم	زمین "گولڑہ" مشہور باللہ
سفر کردہ ازین دنیای فانی	بہ فردوس برین معمور باللہ

شرافت جست سال ارتحالش

ز حالت شد ندا "مغفور باللہ"

۹۴ ۱۳۵۱ ق

میان علی محمد خان ہشتی سجادہ نشین بسی شریف

مدون در پاک پتھن شریف ضلع ساہیوال — متوفی ۱۳۹۵ ھ

ظہیر دین فخر فخریان بود
 در خشتان آفتاب ملک وحدت
 بہ سجادہ نشینی شہرہ او
 ز بانس کاشف علم شریعت
 طریقت ہم حقیقت زین حاش
 عبادت ہم ریاضت شیوہ او
 امیر چشتیان شہباز لاهوت
 معین الاولیا قطب زمانہ
 نظام عارفان ، فخر مشایخ
 ز اقرانش کسی مثلش نبوده
 ازین دارِ قارخت سفر بست
 مشرف شد بہ اکرام شکر گنج

علی با محمد خان مشہور
 کہ در اقطار عالم بود مذکور
 بسی بود از ظہورش جلوہ نور
 دیش ز اسرار عرفان بود معمور
 ز نبردین همانا بود منصور
 شجاعت ہم سخاوت بود دستور
 غلام درگش کسری و فقہور
 بہ درگاہ فرید الدین منظور
 بہ انوار خدا نور علی نور
 بہ عالم فیض او نزدیک ہم دور
 بہ فردوس برین شد شاد مسرور
 بہ اقدامش نہان شد در منشور

شرافت جت سال ارتحاش

خود گفتا " ولی پاک مغفور "

۹۵ ۱۳۰۱ ق

زبیر حسن قادری ابن پرفسور محمد ایوب قادری

دفن در کراچی ————— متوفی ۱۳۹۵ھ

زبیر حسن قادری نوجوان کہ تعلیم ہی کام بوش بدست
 بہ حسن و صباحت و حید زمان بہ علم و ذکا شاہد حق پرست
 ز دنیا روان شد بہ عمر شباب ز جملہ اقارب تعلق گست

شرافت، ز ترحیل او فکر کرد

نہا شد ز حالت کہ "شیشہ شکست"
 ۱۳۹۵ھ ق

بخش دوم

قطعات ماده های تاریخ ولادت

سید ریاض الحسن بن سید شرافت نوشاہی
سید سعید الطفر بن سید شرافت نوشاہی
محمد عنایت اعجاز محبوب
سید قدوس اختر بن سید بشارت نوشاہی
سید عارف نوشاہی بن سید بشارت نوشاہی
سید افضال اسپین شاہ بن سید بشارت نوشاہی
سید استغراق حسن شاہ بن سید ریاض الحسن نوشاہی
سید مستنصر سعید بن سید سعید الطفر نوشاہی

سید ریاض الحسن فرزند اول سید شرافت نوشاهی

سال ولادت ۱۳۴۸ هـ

شکر حق را که از کمال کرم شده مبدول رحمت ارحم
طفل پیدا شد به لطف خدا آن ریاض الحسن شد اسلم
بخت اسکندری و عمر خضر علم کُل از خزینه آدم
حق تعالی ورا عطا بکند فقر نوشاه و غوث ما اعظم

از شرافت ولادتش برخوان

بست "فرزند خسر و عالم"
۱۳۴۸ هـ ق

سید سعید النظم فرزند دوم سید شرافت نوشاهی

سال ولادت ۱۳۵۵ هـ

تولد شده طفل والا کبر شریف النسب گنج علم و بهر
علوم و فنون و جمال و کمال بود نقد و قتش چو سکه زر
به فقر سخی شاه سلیمان دین ز فیضان نوشته شود مفتخر
به دو شنبه و هفت ده از رجب به دنیا در آمد مثیل قمر

چو سال ولادت شرافت بخت

نما شد ز هاتفت سعید النظم
۱۳۵۵ هـ ق

محمد عنایت ملقب بہ اعجاز محبوب ابن احمد الدین گنگو

ساکن ڈھوک شہانی، ضلع گجرات۔ سال ولادت ۱۳۷۰ھ

بحمد اللہ تولد شد عزیز
 عنایت شد ز درگاہ خداوند
 زہی آن گوہر درج صباحت
 بہ حسن یوسفی در یگانہ
 جمالش جانفزای درد مندان
 بہ علم مرتضیٰ باشد مکرم
 حیاتش چون خضر بخت سکندر
 جو جسم سال مولد با ضرورت
 نہا شد گو، "ہلال خوبصورت"
 ۷۰ ۱۳۵۱۳

مکرر چون شرافت جت مطلوب

جو "فین قمر اعجاز محبوب"
 ۷۰ ۱۳۵۱۳

سید قدوس اختر فرزند آل سید بشیر احمد بشارت منو شاہی

سال ولادت ۱۳۷۱ء

بحمد اللہ شدہ مولود اطہر ز نورِ نوشتہ اعظم منور
 بہ خانہ شہ بشیر احمد بشارت کہ در دور زمانہ ہست اشہر
 بہ علم و فضل مرتضوی مشرف بہ علم و فقر با شد چون ابوذر

شرافت جست تاریخ ولادت

ز ہاتف شد ندا "قدوس اختر"
 ۱۳۷۱ ق

سید رضاء اللہ شاہ عارف فرزند دوم سید بشیر احمد بشارت نوشاہی

سال ولادت ۱۳۷۴ھ

ز آسمان متین مبارک باد	شکر لاکہ شد طلوعِ قمر
بہ فلک ہم زمین مبارک باد	شاہدِ خوب زو تولد شد
ہست تاریخ این مبارک باد	اسم پاک است، <u>شاہِ رضاء اللہ</u>
ہدیہ بہترین مبارک باد	در جنابِ شبہ <u>بشیر احمد</u>
خادمِ محی دین مبارک باد	گشت نخل مراد زو سرسبز
خاندانِ معین مبارک باد	اختر بروج پیر <u>نوشہ</u> ہست
گلبنِ یاسمین مبارک باد	پنچہ <u>نوشگفتہ</u> در گلشن
پیشِ اجل یقین مبارک باد	روشن ازوی دو دیدہ مد و مر
بچہ نازنین مبارک باد	نور نور است <u>عنِ ابا نجد</u>
جدِ او فخر دین مبارک باد	پدرش نور ہم پسر نور است
یارب از من چنین مبارک باد	دمہم از خدا دعا خواہم
بہ عزیز بہین مبارک باد	بختِ اسکندری و عمرِ خضر

منظرِ مصطفیٰ است تاریخش

۷۴ ۱۳۵۵ھ

از شرافت، بہین مبارک باد

سید افضل السبطین شاہ فرزند نوم سید بشیر احمد بشارت نوشاہی

سال ولادت ۱۳۸۰ھ

بہ وقت مبارک بہ روز سعید
 خداوند را حمد صد بارہا
 بہ سید بشارت مبارک ہزار
 ز اولادِ نوشاہ عالی مقام
 ز تاریخ و نامش بہ فضل الہ
 ز حالتِ دگر اسم گشتہ پدید
 دگر بارِ جستم چو تاریخ او
 تولد شدہ است این عزیز حمید
 کہ دادہ است این نعمت بی بہا
 کہ فرزند او شد بہ صد افتخار
 بہ فرخندہ ساعت شدہ انصرام
 بدان پیر: "افضل السبطین شاہ"
 جناب: "محمد شجاعت رشید"
 خرد گفت: "مرغوب اسلام" گو

شرافت کند ہر زمان این دعا

بہ عمرِ خضر باشد او ہم نوا

سید استقرار حسن شاہ فرزند اول سید ریاض الحسن شاہی

(نوہ سراینده) سال ولادت ۱۳۸۶ھ

بہ حمد اللہ تولد گشت فرزند
بہ مشکوی ریاض شاہ خوش خو
ز نسل پاک نوشہ پیر کامل
شود عمر خضر بخت سکندر
شجاعت ہم سخاوت پیشہ اش باد
بہ ذکر و فکر و اوراد و عبادات
بہ علم و فضل چو صدیق و لجؤ
بہ فقر حیدری خوشحال مہ رو
بہ عشق و ذوق و عرفان باد حق گو

چو خواہی از شرافت سال تولید

ز "شاہ حسن استقرار" بشنو

سید مستنصر سعید فرزند اکبر سید سعید الظفر شاہی

(نوہ سراینده) - سال ولادت ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶م

از عنایات خالق اکبر
حسن صورت کمال در سیرت
زینت خاندان عباسی
در تبار جناب نوشہ پیر
منظم حسن لایزال شود
شد تولد عزیز خوش منظر
در گرامی صفات خود اظہر
بعون بطف و فضل حق اکثر
در علوم و فنون شود اشہر
منبع فیض گنج بخش قر

عیسوی سال او شرافت گفت

"خرد و ملک معنی مستنصر"

۱۹ ۶۶ م

بخش سوم

قطعات مادہ های تاریخ

تألیف و چاپ کتب

"کنز الفوائد" تالیف سید بشارت نوشاہی
 "تاریخ گجرات" تالیف پرنسور احمد حسین قریشی
 "مکتوبات مجدد الف ثانی" ترجمہ از مولانا محمد سعید احمد
 تذکرہ علمای اہلسنت "تالیف مولانا محمود احمد قادری
 "مولانا غلام محمد ترم" تالیف حکیم محمد موسی امرتسری
 "احوال و آثار عبداللہ خوشگی قصوری" تالیف پرنسور محمد اقبال مجددی
 "اعلیٰ حضرت کافقی مقام" تالیف مولانا اختر شاہ جہان پوری
 "کشف المحجوب" ترجمہ از مولانا ابوالحسنات محمد احمد
 "سیر العارفين" تالیف جمال دہلوی، ترجمہ از پرنسور محمد ایوب قادری
 "رسالہ قدسیہ" تالیف خواجہ محمد یار سار، تصحیح پرنسور محمد اقبال ملک
 "فارسی پاکستان و مطالب پاکستان شناسی" ج ۲ تالیف محمد حسین تسبیحی
 "دیدار از کتابخانہ های پاکستان" تالیف محمد حسین تسبیحی

تألیف "کنز الفوائد" شامل ملفوظات علی حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی

گرد آورنده سید بشیر احمد بشارت نوشاہی۔ سال تألیف ۱۳۵۳ھ

حضرت شاہ بشیر احمد جناب
در طریق سلسلہ نوشاہیان
نسخہ بس لاجواب آمد تمام
حرف او بستند چون در عدن
چونکہ صاحبزادہ عالی تبار
یافتہ اجر عظیم از کردگار

زان شرافت گفت از قرآن کریم

نام و سالش، "عندہ اجر عظیم"
۵۳ ۱۳۵۳

تالیف "تاریخ گجرات" تالیف پروفیسر احمد حسین قریشی قلعہ داری میمنہ کراچی گجرات

سال تالیف ۱۳۸۸ھ

شکر اللہ کہ این کتاب کریم
 از افادات افضل فضلا
 مشفق مخلص، اوستاد علوم
 مولوی احمد حسین عزیز
 کرد تحریر اندرین تالیف
 ہم طیبان و عارفان دیار
 کرد تحقیق از علوم غریب
 حق ورا زیور قبول دهد
 ختم گشته به اسعد الساعات
 اعلم عالمان عالی ذات
 جامع علم و فضل و نیک مادات
 افتخار قریشی، خوب صفات
 از کمال مشایخ و سادات
 شاعران و مفکران جہات
 قول راسخ بگفت فی طامات
 میوه بخشد ز گلشن برکات

از شرافت، شنوسن تالیف

گفت: "تاریخ مجلس گجرات"

۷۸ ۱۹ م

چاپ مکتوبات شیخ احمد حسن مدنی، الف ثانی، از مولانا محمد سعید خطیب مسجد امانیہ بنش لاہور

چاپ کراچی، سال چاپ ۱۳۹۰ھ

بحمد اللہ از لطف پاک خدا بر پایان شد این نوز با صفا

ز تصنیف آن قطب و الاخطاب
 که در انکشاف علوم شهود
 به سعی مبارک مجتہ سعید
 بہ علم و عمل مشہور در زمان
 چو شد چاپ این قسمت اولین
 بہ سانش شدہ از شرافت ظہور

"کلام تصوف شراب ظہور"
 ۹ ۱۳ ۵۰

چاپ تذکرہ علمای اہلسنت تالیف مولانا شاہ محمد حرقاری کانپوری

چاپ کانپور، سال چاپ ۱۳۹۱ھ

بحمد اللہ کہ از افضال باری
 بہ سعی حضرت محمود احمد
 سرور سر حلقہ ارباب تحقیق
 بہ ہم عمران خود مردی است ممتاز
 ز احوال بزرگان کرد تصنیف
 شدہ از اہل سنت فیض جاری
 کہ در علم شریعت هست امجد
 زہی آن قدوہ اصحاب تدقیق
 ز علم دین حق گشتہ سر افراز
 بہ ذکر فاضلان و ہر تالیف

شرافت بہر سانش گشت شیدا

ز "حالات مشایخ" شد ہویدا
 ۹۱ ۱۳ ۵۰

چاپ "مولانا غلام محمد ترنم" تالیف حکیم محمد موسی امرتسری

چاپ لاہور سال چاپ ۱۳۹۱ھ

شکرِ خدای را کہ درین عهد خوشگوار
 احوال خوش مالِ ترنم بیان شد دست
 ہمدرد قوم و ملت، آن عاشقِ رسول
 تالیف شد ز سعی جنابِ فہیم وقت
 آن کو بہ علم و فضل و صفا ہست نامور
 آن شہسوارِ عرصہ تحقیق با کمال
 مطبوع شد رسالہ زیبای روزگار
 اوصاف آن غلامِ محمد عیان شد دست
 یعنی خطیبِ عظیمِ ہم و اصفِ بتول
 امرتسری محمد موسی حکیم "وقت
 در طبت و معرفت بہ جہان گشتہ مشہور
 ذاتِ کریم اوست بہ تاریخ بی مثال
 در سالِ طبع او جو شعِ قلبِ مشغول

ظاہر شد از شرافت "تذکار اہل دل"
 ۹۱ ۱۳۹۱ھ ق

چاپ "احوال و آثار عبد اللہ خوشی قصوری" تالیف پروفیسر محمد اقبال مجدی

از انتشارات دارالمؤرخین لاہور، سال چاپ ۱۳۹۰ھ

بحمد اللہ این نسخہ ذوالکرام
 ز آثار عبد اللہ خوشی
 ز تالیفِ عالی شہیرِ زمان
 کہ نام گرامیش اقبالِ هست
 بہ افضالِ ایزد شدہ اختتام
 قصوری و عبدی لقب آن جل
 عزیز مکرم وحید اوان
 بہ تحقیق ہم پایہ اش کس کم است

عیان کرد در این کتاب شریف ز احوال عبدی فقیہ لطیف
تصانیف او بی بها بوده اند کہ در پردہ اختفا بوده اند
بہ بسیار جد و تلاش کثیر بیان کرد فہرست ایشان کبیر
چو این تذکرہ زیب تکمیل یافت پی طالبان مہر تحقیق تافت

ز تو چون بخواہند سالتش عیان

شرافت بگو: "تذکرہ جاودان"

۹۰ ۱۳۵ ق

چاپ اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام "مولانا اختر شاہ جہان پوری"

از انتشارات مرکزی مجلس رضا، لاہور، سال چاپ ۱۳۹۱ھ

بحمد اللہ این نسخہ پُر ضیا مکمل شد از لطف ذاتِ خدا
بہ احوال حضرت امامِ زمان کہ احمد رضا نام او خوشنوا
مجہد بہ شرح رسالت مآب بہ علم تصوف شدہ مقتدا
بہ فقہ حنیفی مقاشش بلند بہ دین نبی بود فرخ لقا
بہ تبلیغ و تعلیم او ہر کسی منور شدہ از علومِ خدا
ز تالیفِ عالی شہیر جہان زہی مولوی اختر با صفا
کہ در شدہ جہانپور شدہ بولدش بہ لاہور ہم فیض او بی بها

ز سال طبعت شرافت چو جست

نہا شد ز حالت: "شمیم رضا"

۹۱ ۱۳۵ ق

چاپ "ترجمہ کشف المحجوب" حضرت علی بن عثمان بن ہجویری و داتا گنج بخش لاہوری

مترجم: مولانا ابوالحسنات محمد احمد، بامقدمہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری

از انتشارات المعارف لاہور سال چاپ ۱۳۹۳ھ

بحمد اللہ کتاب کشف محجوب کہ رشد و معرفت زان هست مطلوب
 ز تصنیف مقدس قطب عالم کہ نامش گنج بخش پاک محبوب
 بہ توحید و تصوف لوح عرفان برای سالکان فیضی است محبوب
 چو افشای رمزش شد بہ عالم از و ادای دین گشتند مغلوب
 بہ تقدیم حکیم نیک موسیٰ بہ تحقیق و تفکر هست محبوب

شرافت جست از سال طباعت

شده مسموع "باب علم مرغوب" ۹۳
 ۱۳ھ ق

چاپ "سیر العارمین" تالیف جمالی بلوی ترجمہ و تفسیر از پروفیسر محمد الیوب قادری

چاپ لاہور، سال چاپ ۱۳۹۴ھ

این کتاب پاک سیر العارمین در کلمات و حقایق بی نظیر
 در طریق فقر و عرفان بی مثال داد ترتیبش جناب قادری
 بہر درویشان حق آب زلال در علوم ظاہری فخر زمن
 آنکہ ایوب است مرد با جمال در فن تحقیق حق فرخندہ فال

علم تاریخ است از وی مفسر
 معدن اسرار ذات ذوالجلال
 کرد تبویب کتاب و ترجمه
 هم به طبعش سعی نموده کمال
 چون شرافت از خرد تاریخ جست
 گفت: "ملفوظ مبارک لازوال"
 ۹۴ ۱۳۹۵ هـ ق

چاپ رساله قدیمه "تالیف حضرت خواجه محمد پارسا نقشبندی تصحیح فرستاد محمد اقبال
 از انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان راولپنڈی سال چاپ ۱۳۹۵ هـ

چون کتاب رساله قدیمه
 از تقانیف عارف بالله
 در صفت اولیا معظم بود
 استاد محمد اقبال
 از انتشارات مرکز تحقیق
 دفتر اوست پندی راول
 معدن فیض منبع السلام
 خواجه پارسا وحید انام
 منزلش بود برتر از انعام
 کرد تصحیح آن به شوق تمام
 پاک و ایران منظر اسلام
 مخزن علم و دانش و اعلام

چون شرافت ز سال طبعش جست

گفت با تلف: "کتاب ذی اکرام"
 ۱۳۹۵ هـ ق

چاپ فارسی پاکستانی و مطالب پاکستان شناسی“ جلد دوم

تألیف محمد حسین تبسیمی ایرانی — چاپ راولپنڈی سال چاپ ۱۳۹۶ھ

این کتابی است در علوم شگرف
از تصانیف فخر اهل دیار
آن محمد حسین تبسیمی
شهر خوانسار مود او شد
مسکن حال پینڈی راول
دفتری بس کمال و عالی شان
جامع علم و فضل در اقران
موطنش هست کشور ایران
یافت بهره ز اهل پاکستان
جمله طلاب راست فیض رسان

سال طبعش زهی شرافت گفت

“الفنت فارسی پاکستان“
۹۶ ۱۳ ۹۶

چاپ دیدار از کتابخانه های پاکستان“

تألیف محمد حسین تبسیمی — سال چاپ ۱۳۹۶ھ

این نسخ مستطاب و مسعود
آقای زمان جناب تبسیمی
آن بحر فنون را شناسد
تألیف شده به فضل معبود
گله سته علم کرد مشهود
علم است و را مدام مقصود

گو سال طبعش شرافت

“دیدار کتاب خانه محمود“
۹۶ ۱۳ ۹۶

بخش چهارم

قطعات ماده‌های تاریخ

به مناسبت های مختلف

مرمت مزار حضرت شیخ عبدالرحمن پاک نوشاہی

تعمیر مسجد نوشاہیہ، ساہنپال شریف

تعمیر مسجد وہ جو کالیاں، ضلع گجرات

انتشار مجلہ "ضیای حرم" لاہور

تاسیس "دارالمؤرخین" لاہور

بجای آوردن حکیم محمد مہدی امرتسری حج بیت اللہ

سردسی محمد نذیر رانجھا، ساکن آبادی جلال، ضلع سرگودھا

مرمت مزار حضرت شیخ عبدالرحمن پاک صاب نوشاہی

بھڑی شریف ضلع گوجرانوالہ - ۱۳۵۳ھ

حضرت پرنور محبوب جناب کبریا	شاہ رحمان پاک صاحب والی ملک بقا
غنیچہ گلزار حضرت نوشتہ حاجی گنج بخش	جانشین غوث اعظم سر نشین اولیا
گوہر دوح حقیقت اختر برج کمال	شاہباز اوج عرفان آفتاب اجتبا
کرد پرواز از قفس چون طائر باغ جان	سال تاریخ وصالش گفت دل "بشیر خدا"
روضہ اشس تعمیر کردہ شیخ بر خوردار محل	در ہزار و یکصد و سی صفت ہجری صاحبجا
باز از سر شد مرمت خانقاہ شاہ دین	ز اہتمام خاص اولاد جناب با صفا

یک ہزار و سیصد و پینجاہ و سہ ماہ حب
گشت مرقوم از شرافت سال تاریخ بنا

تعمیر مسجد نوشاہیہ "سابقہ پال شریف گجرات"

سال تعمیر ۱۳۶۰ھ

شکر اللہ شد بنا این معبد خاص و عام	از طفیل نوشتہ حاجی گنج بخش عالی مقام
چون شرافت جست تاریخ عمارت از خرد	شد ندا از غیب "مسجد ثانی بیت المحرام"

تعمیر مسجد جو کابیان ضلع کجرات بسعی اہتمام مولوی نور الدین

سال تعمیر ۱۳۸۶ھ

شکر اللہ شد بنا این سجدہ گاہ مؤمنین

ر اہتمام خاص حضرت مولوی نور دین

من بنی اللہ مسجد در خیر وارد شد

بیتہ فی الجنة آمد حکم خیر المرسلین

مژدہ جاوید باد ای زاہدان خوش حصال

در جوکالی شد مہیا معبدہ للعابدین

چون شرافت جت تاریخ بنای خوش مکان

ہاتفم از غیب گفتا، "بیت خیر الحاکمین"

۸۶ ۱۳۵۱

آغاز انتشار مجلہ ماہانہ "ضیای حرم" لاہور

۱۳۹۰ھ

بحمد اللہ این نسوہ اہل دین ز الطاف حضرت شہ مرسلین

بیتہ محسنہ کرم شاہ پیر کہ در عہد خویش است روشن ضمیر

کہ در بحیرہ فیض بہرہ مقیم بہ سجادہ غوثیہ مستقیم

ز لاہور کردہ گہر منتشر بہ اقطار عالم شدہ مشہر

ز شعبان معظم نمودہ شروع درہ رقم گشتہ اصول و فروع

بہ امداد وی جملہ اہل کمال
 یکی زان میان خواجہ قمر دین
 دیگر ڈاکٹر شاہ حامد حسن
 ہم آن فاضل دھر کوکب جلی
 ز عابد نظامی و اسعد بدان
 شدہ منظر الدین و اصغر نظام
 مضامین شان ہم چو سلک دور
 بہ حکم جناب حکیم زمان
 بہ تاریخ این نسخہ پرداختم
 ز سال طباعت بیان ساختم

شرافت چو از سال اجرای جست

”ضیای حرم نور مکہ“، بگفت

تاسیس ”دارالمؤرخین“ لاہور

۱۳۹۰ھ

منت خدای را کہ بہ سعی حکیم وقت
 در خانہ محسنہ اقبال زیب یافت
 شد منعقد ادارہ ارباب علم و فضل
 آثار و واقعات اکابر رقم شوند
 در سال انعقاد شرافت چو فکر کرد
 امرتسری محسنہ موسیٰ بحق مدین
 این بزم اہل علم و ادب ہم مستفین
 از بہر انتشار علوم مفکرین
 از اجتماع زمرہ والا محققین
 آمد ندا، ”مدارج دارالمؤرخین“
 ۱۳ ۹۰ ۵۰

بجای آوردن حکیم محمد موسی امرتسری حج بیت اللہ

۱۳۹۰ھ

افتخار ما شہیر فاضلان اعلم العلما امیر کاملان
 آن حکیم موسی امرتسری زینت اقران خود در سوری
 از غایات خداوند کریم بهره ور شد از زیارت عظیم
 از شرافت باد اورا شاہوار صد مبارک ہم دعای بی شمار
 با سر اعجاز از حائف شنو

"فیض عالم حاجی الحرمین" گو
 ۱۳۹۰ھ / ۱۳۵۱ھ ق

عربی محمد نذیر انجھا، ساکن آبادی جلال، تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵م

مشفق ما آن محمد با نذیر صاحب علم و عمل روشن ضمیر
 شاعر بی مثل، مرد خوش نوا ہم ادیب کامل و فاضل شہیر
 صاحب اخلاق عالی، باکمال صورت والاں چون بدر منیر
 در صباحت خوب در اہل زمان در ملاحظت شان او بس دلپذیر
 چون مزوج گشت از لطف خدا با خوشی جلوہ نگن شد بر سریر
 صد مبارک باد از من دانما با عجبانش صغیر و ہم کبیر

حان شرافت مصرع تاریخ گو

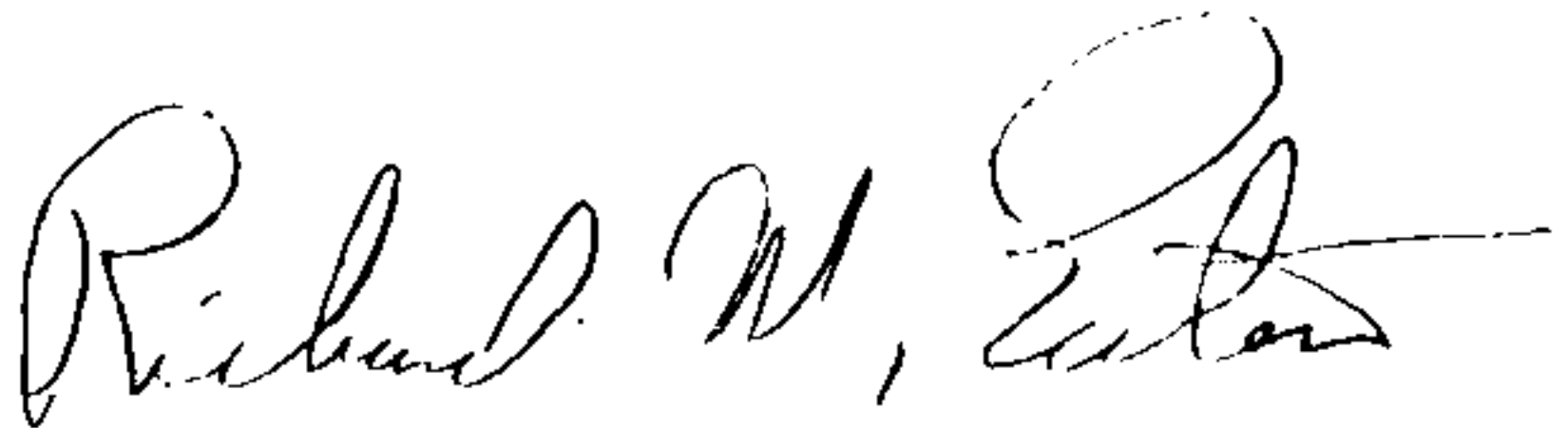
"لطف و ما شادی را انجھا نذر"

۱۹۷۵م / ۱۹۷۵م

writers on Islamic mysticism, and so forth. It is in this spirit, for example, that there is included a *qit'a-yi tarikh* of Maulawi Shams al-Din, who was a prominent dealer in rare books concerning Islamic mysticism and whose shop used to be located at the end of Anarkali Bazar in Lahore. The notables here mentioned stretch from Sakhi Shah Sulaiman Qadiri (d. 1012 A.H., 1604 A.D.), the *pir* of Hazrat Haji Muhammad Naushahi, to men whose death occurred in 1975. Most of the persons commemorated, however, died in the past decade.

The second function of these poems is to give significant dates. For each *qit'a* praising a person, the final *bayt* or verse gives the date of his death, and for each *qit'a* praising a book, the closing line gives the date of its authorship or publication. This closing line is a chronogram, or a single phrase which sums up the significance of the man or book and whose letters, according to the *abjad* reckoning, add up to the date in question. Great skill is required, and is here demonstrated, in creating these chronograms.

The editor who selected these poems for publication from the *I'jaz al-Tawarikh* is Saiyid Reza Allah Shah 'Arif Naushahi, nephew of the author, and an assistant in the Ganj Bakhsh Library of the Iran Pakistan Institute of Persian Studies in Rawalpindi. It is hoped that this book will further the acquaintance of the public not only with the *qit'a-yi tarikh* art form, but also with the notable personages and books described herein.



15 March, 1976

Richard M. Eaton
Assistant Professor of Oriental Studies
University of Arizona
Tucson, Arizona,
U.S.A.

in prominent positions under Sikh rule of the Punjab. With its spiritual and geographical focal point being Sahānpāl, Gujrat and the incumbent *sajjada-nishin* residing there, this *silsila* has profoundly influenced the history of the Punjab since the height of the Mughal period.

Saiyid Sharif Ahmad Sharafat Naushahi has therefore inherited a rich tradition of Punjabi history and Islamic mysticism. Moreover, unlike many *sajjada-nishins* of the subcontinent who have become rich landowners and have consequently neglected the mystical or intellectual aspects of the tradition, Saiyid ~~Ahmad~~ Sharafat has assiduously cultivated this tradition. He has mastered Persian and Arabic in addition to his native Punjabi and Urdu. He has collected and preserved in his private library the essays, biographies, histories and discourses of previous members of the Naushahia *silsila*. Indeed, his Persian manuscript collection is one of the richest of its kind in the Punjab. He has not only collected such works, but he has made his own permanent contribution to Naushahia literature. I refer to his impressive tome, the *Sharif al-Tawarikh*, an exhaustive compilation of the history and literature of the Naushahia *silsila*, written in manuscript in his own hand and consisting of three volumes in fourteen sections, totalling 8,000 pages. In this work Saiyid Sharafat Naushahi has drawn on the entire body of manuscript and published literature concerning his own family, and it will remain the most definitive work on the subject.

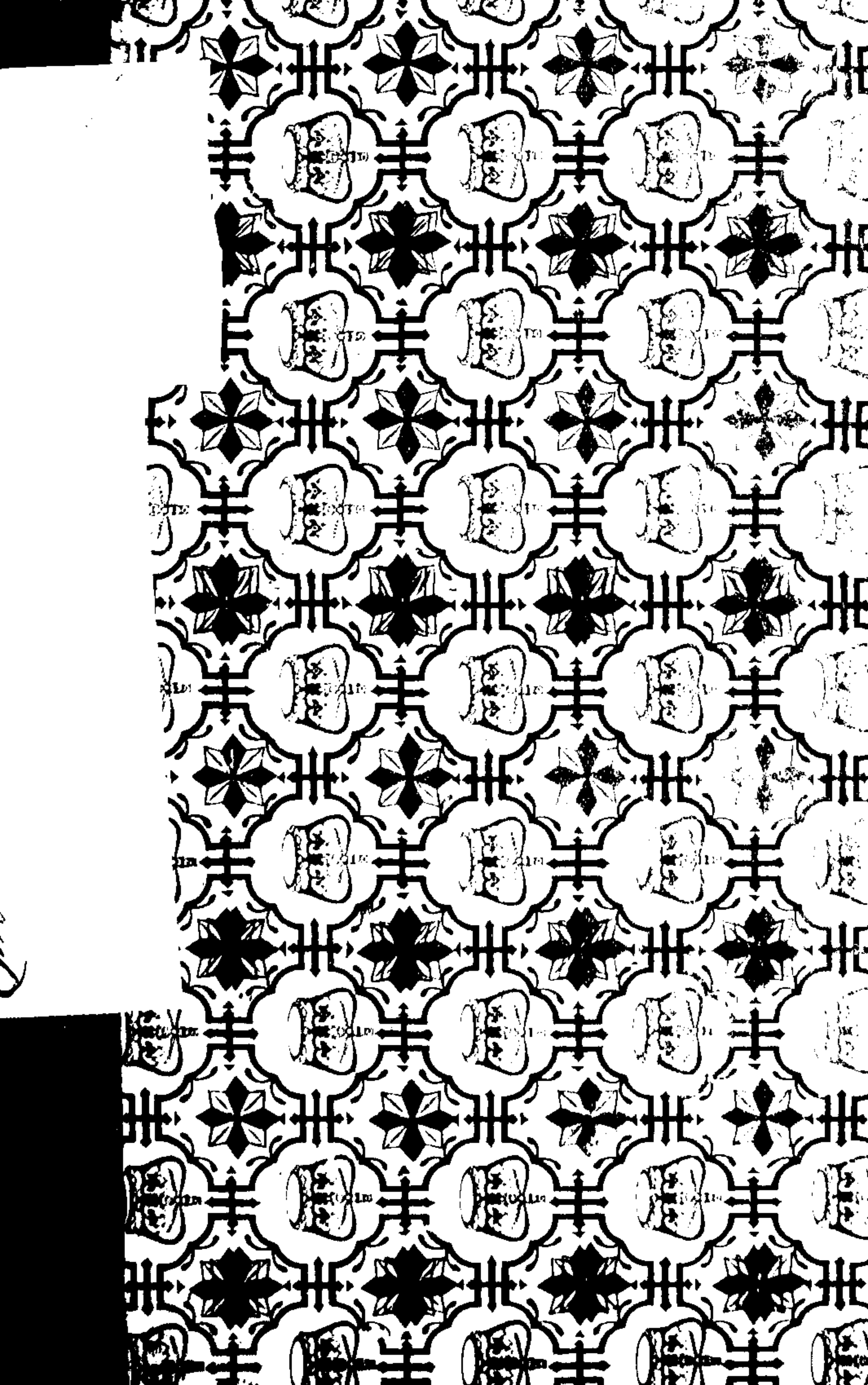
The present book is a collection of *qil'as* selected from another of Saiyid Sharafat Naushahi's manuscript works, the *I'jaz al-Tawarikh*. This latter work is a compendium of poems in the form of a particular type of *qil'a*, the *qil'a-yi tarikh*, or "date-giving fragment." This poetic form has two purposes: to praise some significant event or person, and to give the date of that event or that person's death. One object of praise found in these poems is books. Thus we find *qil'as* praising 'Ali bin 'Usman Hujwiri's *Kashf al-Mahjub*, or the *Maklūbat* of Shaikh Ahmad Sirhindi. For the most part, however, the *qil'as* presented in this book praise men who were prominent in the religious arts, especially those within the Sufi tradition. Thus we find a few *qil'as* praising members of the orthodox religious establishment (*ulama*), but many more praising *sajjada-nishins*.



Introduction

The present collection is a recent example of a traditional Persian literary form—the *qit'a*, or "fragment". Technically, the *qit'a* is a "fragment" or "section" of a *qasida*, which in turn is a classical Arabic and Persian poetic form, usually long in length, having a panegyric, didactic, or religious purpose. As E. G. Browne has observed in his history of Persian literature, there are many cases of the *qit'a* being complete in itself, that is, of there being no more of the *qasida* than that represented by the *qit'a* (for a full discussion, see his *Literary History of Persia*, II, 22-24). Thus, some *qit'as* can be understood as short *qasidas*; and such is the case of the present collection.

The *qit'as* of the present collection were composed by Saiyid Sharif Ahmad Sharafat Naushahi, a learned poet, prose-writer, and *sajjada-nishin* of the shrine of Hazrat Shah Haji Muhammad Naushah Ganj Bakhsh. This shrine is located in the town of Sahanpal, Phalia Tahsil, Gujrat District, Punjab. Hazrat Haji Muhammad Naushah (959-1064 A.H., 1552-1654 A.D.) lived during the height of the Mughal Empire and being a contemporary of Akbar, Jahangir and Shah Jahan, represented the height of spiritual splendor in Mughal India just as those three sovereigns represented the height of temporal splendor. He was an important Sufi of his age, and was recognized as such by the Mughal authorities both of his own days and of succeeding generations. This is attested by original Mughal *farmans* granted to his successors and still preserved in Sahanpal. What is more important, he was the founder of a new Sufi *silsila*, the Naushahia, which expanded all over the Punjab and has become one of the pre-eminent spiritual and familial orders of the region. Members of the Naushahia *silsila* were instrumental in converting several Punjabi tribes to Islam, and others served



منتخب

الکتاب التواریخ

شامل

قطعات ماده تاریخ فارسی

سوره

سید شریف احمد شرافت نوشاهی

تجاده نشین دربار حضرت سید حاجی محمد نوشته گنج بخش قدس سره

(۹۵۹ — ۱۰۶۴ هـ ق)

به تدوین و کوشش

سید رضاء الله شاه عارف نوشاهی

از انتشارات مکتبه نوشا هیریه . صاحبان شریف ، ضلع گجرات

۱۳۹۶ هجری قمری ۱۹۷۶ میلادی